بفیض روحانی: محبوب الاولیا الحاج الشاہ محمد حمید الرحمن قادری

سلسلۂ اشاعت نمبر ۲۱۰

مسمّٰی بنام تاریخی تصنیف

توضیح ملل

۱۳۲۲ھ

اسم تاریخی طبع

تذکرہ

۱۳۲۵ھ

تصنیف

[illegible] علامہ ضیاء الدین [illegible]

[illegible]

تحقیق و ترتیب جدید

اسیر مجیبی ریحان رضا انجم مصباحی

ناشر:

مجیبی اکیڈمی [illegible] (بہار)

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	**توضیح ملل**
مصنف	:	علامہ ضیاء الدین پیلی بھتی
اشاعت اول	:	۱۳۲۵ھ
اشاعت دوم	:	
پروف ریڈنگ	:	اسیر محبّیؔ ریحان رضا انجم مصباحی
کمپوزنگ	:	محمد عالم گیر مصباحی گریڈیہہ
ناشر	:	محبّیؔ اکیڈمی پوکھرٹولہ، بسفی، مدھوبنی (بہار)
تعداد	:	
صفحات	:	
باہتمام	:	انجمن نور اسلام، پوکھرٹولہ، بسفی، مدھوبنی، بہار

Published by:

MUHIBBA ACADEMY

Pokhartola (Bisfi) Po Bherwa

Dist: Madhubani Bihar Pin: 847304

Contact: 9430866584 = 9113426815

muhibbaacademy@gmail.com

www.anjumannooreislam.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	عکس قدیم سرورق	4
2	حسب فرمائش	6
3	تاجدار ترہت اور علامہ پیلی بھیتی	7
4	تقدیم	15
5	حمد و نعت	21
6	عقائد و حالات فرقہ باطلہ	23
7	بیان جلسہ اہل بنارس	68
8	قطعات تاریخ تصنیف	76
9	قطعات تاریخ طبع	79
10	علامہ ضیاء کی کتاب ایک مطالعہ	85
11	سرکار محدثؒ تاریخ کے آئینے میں	95
12	تصنیفات سرکار محدثؒ	105

ہندوستان میں کل جتنے باطل فرقے موجود ہیں اس رسالہ میں تقریباً ان سب کا حالِ ماحقّق ودل اور جلسۂ اہل سنت وجماعت موضع پوکھریرا ضلع مظفرپور احاطہ ترہت۔ وجلسۂ سنیان بنارس کی روداد مختصر ومجمل۔ مسمّٰی بنام تاریخی تصنیف

توضیح ملل

اور اسم تاریخی طبع

تحفۂ نکتہ

۱۳۲۵ھ

جسکو بفرمایش مخدومی حضرت مولانا مولوی قاضی عبد الوحید مرحوم مغفور وکرمی جناب مولانا مولوی محمد عبد الرحمن صاحب مجی وحبی جناب مولانا واعظ شاہ محمد عین الحق صاحب رضوی۔ ابوالمساکین ضیاء الدین ضیا متوطن پیلی بھیت نے بحکم والدہ ماجدہ وین والدیہ خالق البریہ نے برنگ تحریر دیا اور اسی ضیا کے انتظام واہتمام سے

مطبع حنفیہ پٹنہ لودی کٹرہ میں طبع ہوا

ہندوستان میں آج کل جتنے فرقے باطل موجود ہیں۔اس مسدس میں تقریباً ان سب کا حالِ ماقلّ ودَلَّ ،اور جلسۂ اہل سنت و جماعت موضع پوکھریرا شریف ضلع مظفر پور(موجودہ،سیتامڑھی)احاطۂ ترہُت وجلسۂ سنیان اہل سنت بنارس کی

رودادمختصر ومجمل

مسمّٰی بنامِ تاریخی تصنیف

توضیح مِلَل

۱۳۲۴ھ

اسم تاریخی طبع

تَذکِرَہ

۱۳۲۵ھ

جس کو بہ فرمائش معظمی ومخدومی حضرت مولانا مولوی قاضی عبدالوحید مرحوم ومغفورو مکرمی جناب مولانا مولوی محمد عبدالرحمن صاحب مجبی ومحترم جناب مولاناواعظ شاہ سید محمد عین الحق صاحب رضوی۔ابوالمساکن ضیاء الدین ضیا متوطن پیلی بھیت مہتمم تحفہ حنفیہ عفی عنہ وعن والدیہ خالق البریہ نے رنگ تحریر دیا اور اسی ضیا کے انتظام و اہتمام سے مطبع حنفیہ پٹنہ لودی کٹرہ میں طبع ہوا

حسب فرمائش

حامئ اہل سنت حضرت علامہ قاضی عبد الوحید رحمۃ اللہ علیہ
رئیس عظیم آباد
تاجدار ترہت فقیہ اسلام حضرت علامہ محمد عبد الرحمن محبیؒ قادری رحمۃ اللہ علیہ
پوکھریروی
واعظ اہل سنت حضرت علامہ واعظ شاہ سید عین الحق رضوی رحمۃ اللہ علیہ
سیوانی

نتیجۂ فکر و ترتیب
محقق اہل سنت حضرت علامہ ابو المساکین ضیاء الدین ضیاؔ پیلی بھیت
مدیر و مہتمم تحفۂ حنیفہ پٹنہ

مطبع: حنفیہ لودیکڑہ، پٹنہ، عظیم آباد

تاجدار ترہت اور علامہ ضیاء پیلی بھیتی

بقلم

اسیر مجبی انجم مصباحی

پوکھریروی فاضل ذی علم عاقل

تائید دیں میں کامل سنت وہ شیدا

میں جس کتاب کا تعارف پیش کرنے کی کوشش کرر ہا ہوں اس کا دو تاریخی نام ہے پہلا توضیح ملل جو اس کا سال تصنیف ہے اور دوسرا نام تذکرہ جو اس کا سال طبع ہے جس کو محقق عصر ابوالمساکین علامہ ضیاءالدین پیلی بھیتی رحمۃ اللہ علیہ منظوم طرز مسدس میں قلم بند کیا ہے۔

یہ کتاب تاجدار ترہت فقیہ اسلام علامہ محمد عبدالرحمن مجبی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عہد کی عکاسی پر مشتمل ہے

اس دور میں شمالی بہار و بنگال اور نیپال تک کے احوال واقعی پیش کئے گئے ہیں جب وہابیت سوز ہوا بھولے بھالے عاشقان مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرک وبدعت بتا بتا کر عقائد اہل سنت و معمولات سلف صالحین سے دور کر رہے تھے ایسے

نا گفتہ بہ دور میں سرکار مجبی رحمۃ اللہ علیہ نے کس طرح سے امت مسلمہ کی حفاظت و پاسبانی کی ہے علامہ ضیاء پیلی بھیتی اس کی اس طرح عکاسی فرمائی ہے کہ اگر توضیح ملل کو سرکار مجبی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات وخدمات پر پہلی منظوم کتاب کا مقام حاصل ہے۔

ذیل میں علامہ ضیاء پیلی بھیتی کی لکھی ہوئی تفصیلات سے ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں تا کہ آپ کو سرکار مجی کے دور میں مسلمانوں کی حالت زار کا صحیح اندازہ والے

غضب یہ نجدیوں نے ترہت پہ ڈھایا
بہت اہل سنت کو مارا ستایا
کسی کے پسر کو پدر سے چھڑایا
کسی کا مکاں نصف شب میں جلایا

بترویج شرک و بہ نشر ضلالت
اٹھائی انہوں نے سروں پر قیامت

کسی کے یہی سر میں سودا سمایا
کیا سنیوں کے مساجد پر قبضہ
اگر سنیوں سے کوئی شخص بولا
کچہری میں الٹا کیا استغاثہ

یہی ان کا ارماں یہی ان کی منشا
کہ ویراں رہے خانہ حق تعالیٰ

کہیں نقص ذات خدا کا چرچا
کہیں منقصت میں پیمبر کے جلسہ
کہیں اگر توہین ہے اولیا کا
اماموں کی تنقید کوئ ہے کرتا

کہیں عرس اور فاتحہ کی شناعت
کہیں ذکر میلاد کی ہے مذمت

کہیں ہے ندائے نبی کی برائ
کہا یا نبی اور بلا سر پہ آئ
کسی کو مذمت مقلد کی بھائ
کسی نے خرابی فقیہوں میں پائ

کہیں ذکر اس بات کیا ہو رہا ہے
کہ آہستہ آمین کہنا خطا ہے

کہیں باب توصیف نجدی کھلا ہے
کہیں دین قیم کی مدح وثناء
کوئ دہلوی کی توصیف کر رہا ہے

کہیں وصف نواب بھوپال کا ہے

اسے میں وہ رہتے تھے مشغول پردم
سوال اس کے کوئی نہ تھا کار عالم

ایسے پر آشوب ایمان سوز حالات میں سرکار مجبی رحمۃ اللہ علیہ نے جو خدمات دینیہ کے فریضے انجام دیئے اس سے عوام وخواص کے سامنے حق وباطل کا فرق اس طرح نمایا ہو گیا تھا کہ گمراہ گروہ اور فرد کی شناخت واضح ہو گئ

اس کیفیت کو بھی پورے شرح بسط کے ساتھ علامہ ضیاء پیلی بھیتی نے ضبط تحریر کیا میں ہلکی سی جھلک پیش کر دیتا ہوں تا کہ توضیح ملل کتاب اہمیت وافادیت آپ کے ذہن سے قریب تر ہو جائے ۔ملاحضہ فرمائیں۔

یہ کس اہل سنت نے کی اتنی ہمت
یہ کس شیر ملت نے کی اتنی جرآت
کہ ڈھائی ہے ان کے سروں پر قیامت
پڑا تہلکہ اور خوف ودہشت

کیا دودھ کا دودھ پانی کا پانی
نہ باقی رکھی نام کولن ترانی
یہ کس نے کی اس دور میں دیں کی نصرت

یہ کس نے بچھایا ہے فرش ہدایت
بچایا ہزاروں کا ایمان وملت
چھڑایا ہزاروں سے شرک اور بدعت

کرائی انہیں سیر گلزار سنت
دکھائی انہیں راہ دین وشریعت

یہ کس کی ہے ذات گرامی وعالی
یہ ہے کون ترہت میں ملت کا والی
یہ کون باغ شریعت کا مالی
بساط جہاں نست ازمردخالی

قیامت تک اس دیں کے حامی وناصر
رہیں گے بعون خداوند قادر

ہزاروں بزوں کو ہے اک شیر کافی
یہی اہل حق کی ہے تمثیل وافی
ہے اک سنی ہزار ہا شیاطیں کونافی
ہزاروں کی بیماری دیں کا شافی

یہ جو لکھا میں نے حق و بجا ہے
ہوا بارہا ایسا اور ہو رہا ہے

میں لکھتا ہوں اب اس کا اسم گرامی
ہوا جو کہ ترہت میں سنت کا حامی
بیاں گر کروں اس کے اوصاف سامی
بزودے مسدس نیابد تمامی

سنو عبدرحمٰں کے نام معظم
محبی لقب ہے معزز مکرم

ان سب تاریخوں کو پڑھنے کے بعد افسوس کی حد ہو جاتی ہے کہ جس ذات گرامی وعالی کی خدمات دینیہ کو معاصرین بچشم حق مشاہدہ کیا اور اعترافات کے طور اپنے قلم کو فراخ دلی کے ساتھ اس طرح حرکت دیا کہ برسوں کے جمود اور بے اعتنائی کے باوجود آپ تحریریں آج بھی قارئین اور مورخین کو سرکار محبی کی عظمت پر سر تسلیم خم کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

عشق مصطفوی کے چراغ در چراغ جلانے ہی کا یہ انعام ہے کہ تقریبا سو سال ہو گیا اور فانی دنیا کو الوداع کہے ہوئے لیکن آج بھی دنیا یہ کہتی اور مانتی ہے

بشکل حضرت شاہ مجی پوکھریرا میں
یہاں پر دفن طیبہ کی امانت کتنی اچھی ہے

مئے عشق نبی پینا ہے پوکھریرا چلے آؤ
در میخانہ وا ہے میکشوں کی عام دعوت ہے

قارئین: زیر نظر کتاب کو پڑھیں اور سرکار مجی کی خدمات سے آشنا ہوں اور ان کی تحریک عشق رسول تحفظ ناموس رسالت اور فروغ تعلیم کو مضبوطی آگے بڑھائیں۔ جب تک زندگی قرآن مجید کی اس آیت " كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ " کے مطابق اپنے روز وشب کو گزارنے کی کوشش کریں ورنہ دنیاوی زندگی آسائش وآرام سے گزارنے کی حوس آپ کوسوائے افسوس کے کچھ نہ دے گی۔ حضرت شیخ سعدی شیرازی فرماتے؛

چوں آہنگ رفتن کند جان پاک
چہ برتخت مردن چہ برروئے خاک

ترجمہ: جب پاک جان جانے کا ارادہ کرتی ہے تو کیا تخت پر مرنا اور کیا خاک پر مرنا

گویا اگر دنیاوی عیش وعشرت کے تخت پر آئے یا چٹائی پر لیکن دفن ہونے میں جو جگہ ملے گی اس سائز اور وہ فرش یکساں ہوگا

اللہ پاک ایمان والی زندگی اور موت نصیب فرمائے آمین

اخیر میں شکرگزار ہوں استاذ الاساتذہ محقق عصر حضرت علامہ مفتی عبدالرحیم نشتر فاروقی زید مجدہ بریلی شریف کا اور محب گرامی علامہ محمد شہباز احمد مصباحی پوکھریروی کہ آپ دونوں نے توضیح ملل کا الاستیعاب مطالعہ کیا اور اس کی روشنی میں معلوماتی مضمون قلمبند فرما کر میری حوصلہ افزئ فرمائیں ۔ اللہ کریم آپ دونوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اسیر مجی انجم مصباحی

مقیم حال ٹاٹا جمشید پور

8/فروری 2026ء یکشنبہ

تقدیم

خلیفہ ومعتمد تاج الشریعہ

استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مفتی عبدالرحیم نشتر فاروقی زید مجدہ

مفتی مرکزی دارالافتاء جامعۃ الرضا بریلی شریف

حضرت علامہ ابوالمساکین مفتی ضیاء الدین پیلی بھیتی "ضیاؔ" علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت شوال المکرم ۱۲۹۰ھ مطابق ۱۸۷۴ء میں قصبہ تلہر ضلع شاہ جہاں پور یوپی میں ہوئی، ابتدائی تعلیم اپنے والدگرامی حضرت مولانا حسین علی صاحب سے حاصل کی، مزید تحصیل علوم کے لیے پیلی بھیت "مدرسۃ الحدیث" کا رخ کیا جہاں ممدوح اعلیٰ حضرت محدث سورتی حضرت علامہ وصی احمد صاحب علیہ الرحمہ نے علم حدیث کی مسند سجا رکھی تھی، اس کے بعد آپ نے تکمیل الطب کالج لکھنؤ سے علم طب بھی حاصل کیا۔

آپ نے اپنے مشفق استاد حضرت محدث سورتی کی معیت میں بریلی شریف حاضر ہوکر امام اہل سنت اعلیٰ حضرت سے شرف بیعت حاصل کیا اور اوراد و وظائف کی اجازت کے ساتھ ہی تمغۂ خلافت سے بھی نوازے گئے۔ صفر المظفر ۱۳۱۹ھ میں ماہنامہ "تحفہ حنفیہ" پٹنہ کے مدیر مقرر ہوئے اور جب تک رسالہ جاری رہا آپ ہی اس کی ادارت فرماتے رہے، اس دوران آپ نے نظم و نثر میں بہت سے مضامین ومقالات اور کتب ورسائل تحریر فرمائے۔ حضور محدث سورتی قدس سرہ العزیز کے وصال کے بعد آپ پٹنہ سے واپس پیلی بھیت آگئے اور یہیں مستقل قیام پذیر رہے، حضور محدث سورتی کے مزار سے متصل "بیلوں والی مسجد" میں امام وخطیب رہے۔

۲۸ رمحرم ۱۳۶۴ھ مطابق فروری ۱۹۴۵ء فجر کے وقت عین حالت نماز میں

وصال ہوا۔ آپ کے شاگرد خاص شیر بیشہ اہل سنت حضرت علامہ حشمت علی لکھنوی ثم پیلی بھیتی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پیلی بھیت ہی میں بہشتیوں والی مسجد سے متصل قبرستان میں تدفین ہوئی۔

حضرت ابوالمساکین کو نظم ونثر دونوں میں یکساں مہارت حاصل تھی، ماہنامہ ”تحفہ حنفیہ“ پٹنہ میں آپ کی بہت ساری تحریریں شائع ہوئیں، جن میں نظم ونثر دونوں شامل ہیں، یہ تحریریں کچھ فقہ وفتاویٰ اور مستقل مضامین ومقالات کی شکل میں ہیں تو کچھ مستقل کتب ورسالے کی صورت میں۔ کئی مشاہیر کے کتب ورسائل پر آپ کی تقریظات و تصدیقات بھی ہیں اور کچھ تاریخی قطعات ورباعیات بھی۔

آپ کی اکثر تقریظات کی یہ انفرادیت تھی کہ نثر کے ساتھ ساتھ نظم میں بھی کتاب اور صاحب کتاب پر بھرپور گفتگو ہوتی تھی، چنانچہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور حجۃ الاسلام حضرت علامہ مفتی محمد حامد رضا خاں قادری نوری بریلوی قدس سرہ العزیز کی کتاب ”تنبیہ الجہال عن فتاویٰ الجہال“ پر بھی آپ نے نظم ونثر دونوں میں سیر حاصل گفتگو فرمائی ہے۔

شاعری انسانی احساسات وجذبات کا ترجمان ہوتی ہے۔ محبت، درد، خوشی، غم، امید کی جو بات گھنٹوں میں بھی بیان نہ ہو سکے، شاعر فقط دو مصرعوں میں آسانی کے ساتھ بیان کر دیتا ہے، یہی اختصار اور گہرائی شاعری کا کمال ہے۔ شاعری میں لفظوں کی ایسی ترتیب ہوتی ہے جو بلا کی سحر انگیز چاشنی پیدا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ نظم کو نثر کے مقابلے میں زیادہ آسانی سے یاد رکھ لیتے ہیں۔

آپ کی رنگارنگ شاعری میں تمام ترفنی محاسن وکمالات بدرجۂ اتم موجود ہیں، ایک مسدس کے یہ دل چسپ اشعار ملاحظہ فرمائیں؛

کرے حمد خالق زبان میں یہ قوت
لکھنے نعت حضرت قلم میں یہ جرأت
نہیں ہے نہیں ہے نہیں ہے یہ قدرت
عبث ہے جو کوئی کرے اتنی ہمت

فرشتوں کی اس جا پہ عاجز زباں ہے
بھلا پھر بشر کی یہ طاقت کہاں ہے

زمانہ ہے قرب قیامت کا یارو
جہاں تک بنے دین و ملت سنبھالو
غنیموں کو چاروں طرف سے بھگادو
مددگار خالق ہے ہمت نہ ہارو

عجب وقت اسلام پر آگیا ہے
شیاطیں کے پھندوں میں آ کر پھنسا ہے

عداوت کو بددین سے فرض جانو
وہابی کو دشمن شریعت کا مانو
بچو اس کی صحبت سے اور دور بھاگو
مرمت کرو اس کی جس جا پہ پاؤ

یہ دشمن خدا کا خدا کے نبی کا
بزرگان دیں کو ہے دشنام دیتا

ماہنامہ تحفہ حنفیہ میں جو آپ کی حمد، نعت، منقبت، تاریخی قطعات، مدح وذم پر مشتمل مسدس ودیگر منظومات شائع ہوتی تھیں، انھیں میں سے مسدس میں ایک مستقل "توضیح ملل" بھی ہے، جسے حضرت علامہ ریحان رضا انجم مصباحی صاحب نے دوبارہ نئے رنگ وآہنگ کے ساتھ مرتب کیا ہے، اس سے جہاں آپ کی فنکارانہ مہارت کا پتہ چلتا ہے وہیں باطل سے ہمیشہ نبرد آزما رہنے کا آپ کے جذبۂ بیکراں کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

بہار کے خطۂ ترہت میں بدمذہبوں کی ریشہ دوانیاں اپنی حدیں پار کر چکی تھیں، ان کی ہمتیں اتنی بڑھیں کہ نونہالان اہل سنت کو اغوا کر کے انھیں بدمذہبیت کا زہر پلانے لگے، اہالیان ترہت بے چین اور پریشان ہو اٹھے، حضرت سرکار محبیٰ علیہ الرحمہ اپنے رسالے "چہک بلبل ناداں" میں خدا ورسول کے ان دشمنوں کی تخریب کاریوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"انہیں گمراہوں، دین کے دشمنوں نے اطراف ترہت میں بھی بلوۂ عام اور تفرقۂ عظیم کرایا، لڑکوں کو چوری کرا کر منگوایا، خرچ کے کفیل بنے اور تعلیم گمراہی دینے لگے، ماں باپ کو ذلت پہنچائی، بھائی سے بھائی کے گھر میں آگ لگوائی اور مولانا در ہمہ علوم وفنون یکتائے زمانہ حضرات محمدی اہل حدیث، عامل بالحدیث وہابیوں کا ظلم ابتدا سے آج تک ملاحظہ فرمایئے۔ ان کی فتنہ پردازی، گمراہی اور بے حیائی کی داد دیجئے اور اس بیان کو مشتے نمونہ از خروار خیال کیجئے۔

کل ہی کا ذکر ہے کہ موضع لہوار (ضلع دربھنگہ، بہار) کے تین لڑکوں کو چوری کروایا۔ مقام سیتا مڑھی ضلع مظفر پور میں منشی شمس الدین صاحب مختار سنی حنفی کے گھر

کو جلوایا۔

ان میں سے وہ لڑکے یہ ہیں

(۱) عبدالوحید پسر نعمت خان۔

(۲) رفیق پسر صاحب علی خان

ان لڑکوں کو رحیم آباد روانہ کیا، جب زائد تلاش ہوئی تو رحیم آباد سے سیتامڑھی لے جاتے وقت محمد پور اسٹیشن پر سارق اور مسروق دونوں کو لوگوں نے پکڑا، وہابیوں خواب خرگوش سے بیدار ہو جاؤ، ہوش سنبھالو، کجی چھوڑو اور راستی پر آؤ۔"

[چہک بلبل ناداں، ص ۶۴]

اس اقتباس سے اس وقت کے حالات کی سنگینیوں کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے، علمائے اہل سنت کا یہ قدیم طرۂ امتیاز رہا ہے کہ وہ وقت کے ظالموں اور دین کے تخریب کاروں کے سامنے ہمیشہ سینہ سپر رہتے ہیں اور باطل کی دل فریبیوں کا پردہ چاک کر کے عوام اہل سنت کو ان کے مکروفریب سے خبردار کرتے رہتے ہیں، چنانچہ حمیت دین متین کی انھیں کاوشوں کا ایک جلوہ "جلسۂ اہل سنت و جماعت پوکھریرا" سیتامڑھی تھا، جس نے بدمذہبوں کے تابوت میں آخری کیل ٹھوک دی۔

یہ جلسہ پانچ روزہ تھا، اس کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی تھی کہ جلسہ گاہ کو چار حصوں میں تقسیم کر کے چار اسٹیج بنائے گئے تھے، ہر مقرر کو اپنے منتخب عنوان پر یکے بعد دیگرے چاروں اسٹیج پر تقریر کرنی تھی تاکہ عوام اہل سنت تک واضح طور پر اسلامی پیغام پہنچایا جا سکے، غالباً لاؤڈ اسپیکر کی غیر موجودگی اس کا سبب رہا ہو۔

زیر نظر منظوم مجموعۂ کلام "توضیح ملل" ابوالمساکین حضرت علامہ مفتی ضیاء الدین پیلی بھیتی علیہ الرحمہ ایڈیٹر ماہنامہ "تحفۂ حنفیہ" پٹنہ کی کاوشوں کا ایک بہترین ثمرہ ہے، جس میں انھوں نے ملک میں بالعموم اور علاقۂ ترہت میں بالخصوص بدمذہبوں کی ریشہ

دوانیوں کا بھرپور تعاقب کیا ہے، یہ ایک پانچ روزہ جلسہ کی مکمل روداد بھی ہے اور باطل کی شاطرانہ چالوں کا شاخسانہ اورتخریب کاری میں مصروف وقت کے بدمذہبوں کا ردّ کامل بھی!

اب آپ حق کی تصدیق اور باطل کی تردید پر مشتمل اس خوب صورت نظم کا مطالعہ فرمائیں اور صاحب نظم کی دینی غیرت وحمیت ،علمی صلاحیت وقابلیت کو داد و تحسین سے دیں اوراس تحفہ کو جدید پیرائے میں پیش کرنے پر مرتب کے لئے بھی دعائے خیر فرمائیں، اللہ رب العزت اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ان کے دیگر کتب ورسائل کی مقبول خاص وعام بنائے ،آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اجمعین ۔

محمد عبدالرحیم نشتر فاروقی غفرلہ

ایڈیٹر ماہنامہ سنی دنیا ومفتی مرکزی دارالافتاء

سوداگران، درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف، یوپی

۱۷؍رجب المرجب ۱۴۴۷ھ مطابق ۷؍جنوری ۲۰۲۶ء یوم چہارشنبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد وسپاس رب العالمین ونعت وفضیلت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین۔

اسی ذات اقدس کو ہے حمد ومنت
کہ جس نے کیا ہم کو ذی مجد و عزت
بنایا ہمیں مَوْرِدِ لطف و رحمت
عطا کی ہمیں دین وایماں کی دولت
کیا ہم کو ارباب حق وھدا سے
بچایا ہمیں ظلمِ اہل جفا سے

بیاں کیا ہو محبوبِ خالق کی مِدحت
ہوئی ختم ان پر رسالت نبوت
انہیں سے ہوئی دوجہاں کی ہدایت
انہیں پر کیا حق نے اتمام نعمت
مثال ونظیر ان کی ممکن نہیں ہے
جو ممکن کہے وہ عدومبیں ہے

ملی ان کی طاعت سے ہم کو یہ عزت

بنے خیر امت ہوئے اہل سنت
ہوئی ان سے توحید رب کی اشاعت
انہیں نے کیا منہاجِ حق کی ہدایت
وہ ہیں جامع جملہ اوصافِ کامل
صلاۃ وسلامِ حق ان پر ہو نازل

☆☆☆

ان فرقہائے باطلہ وضالہ کے مختصر عقائد وحالات جنہوں نے ہندوستان میں زیادہ زور پکڑا اور اس دورِ آخر میں ان کا فتنہ بڑھا اور بعض فرقوں نے خاص ہندوستان ہی میں شیوع پا کر مذہب حق پر حملہ کیا۔

اور مختصر حال جلسۂ اہل سنت پوکھریرا (شریف) ضلع مظفر پور (موجودہ ضلع سیتامڑھی) احاطۂ تِرہُت اور سنیوں کو دشمنانِ دیں سے بچنے پر دینی فہمائش بالخصوص فرقۂ وہابیہ کے شرور سے استحفاظ کی مذہبی فرمائش۔

بہت زور پہ جہل کی اب ہوا ہے
تلاطم پہ بحرِ فِتن آگیا ہے
بھنور میں جہاز شریعت بڑا ہے
جہالت کی موجوں سے ٹکرا رہا ہے
کنارہ جہت دور طوفان بپا ہے
یہ وقت مدد اے حبیب خدا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ضلالت کی چھائی ہر اک سوگھٹا ہے
اندھیرے نے عالم پہ قبضہ کیا ہے
نہیں سوجھتا آفتاب ھُدا ہے
بس اب دین وملت کا حافظ خدا ہے
ہے قرب قیامت کی ظاہر علامت
خبردار ہو اے مطیعان سنت

جسے کچھ بھی پہچان حرفوں کی آئی
فضیلت کی چربی بس آنکھوں پہ چھائی
جہالت نے پٹی کچھ ایسی پڑھائی
برائی میں سمجھا سراسر بھلائی

یقیناً ہوا کور راہِ ھدا سے
پھرا وہ خدا ورسول خدا سے

بلاریب اب یہ وہی وقت آیا
کہ جس میں ہوں دجال کثرت سے پیدا
کوئی ان کے مانند کا ذب نہ ہوگا
فریبی دغاباز دھوکے میں یکتا

کریں گے وہ اس طور کے تم سے چرچے
نہ تم جن سے واقف نہ آبا تمہارے

ہوا بعد اس کے یہ فرمان نبی کا
کہ تم ان سے بچنا انہیں دور کرنا
کہیں تم کو گمراہ نہ کردیں وہ اعدا
کہیں تم پہ فتنہ نہ کردیں وہ برپا

لکھا اس کو مسلمؒ نے باصد درایت
کیا بوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت

وہ جھوٹی حدیثوں کا اعلاں کریں گے
وہ احکام فاسد کا تبیاں کریں گے
وہ سچے عقیدوں کا کتماں کریں گے
وہ اپنی حقیقت کو پنہاں کریں گے
نہیں میں نے اپنی طرف سے یہ لکھا ہے
ہے شراح اخبار کا یہ مقولہ

اے: صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: **قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایایکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم۔**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آخر زمانے میں کچھ دجال جھوٹے مکار ہوں گے۔ تمہارے پاس وہ ایسی باتیں لائیں گے جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے نہ سنیں ہوں گی۔ پس تم ان سے دور رہنا اور انہیں اپنے سے دور کرنا کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں۔ کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ توضیح معنی حدیث دوسرے بند میں کی گئی ہے۔ ۱۲ منہ عفا اللہ تعالیٰ عنہ۔

کہیں پیر نیچر کی جاری ہے سنت
کہیں قادیانی کی شائع کرامت
کہیں رفض و تفضیل جاری بہ کثرت
کہیں شیخ نجدی کی پھیلی ہے امت

پھر ان سب فرق کو کیا جس نے یکجا
خدا اس سے سمجھے وہ ہے ذات ندوہ

یہ نیچر نہ دوزخ نہ جنت کو مانے
نہ اعجاز و معراجِ حضرت کو مانے
زمین و زماں کی قدامت کو مانے
محالات سے حق کی رویت کو مانے

وجود ملائک کو سمجھا کہانی
نہیں شیطنت میں کوئی اس کا ثانی

بہت قادیانی نے ڈھائی ہے آفت
بنا پہلے مہدی پہ کان غوایت
جب اس میں نہ دیکھی فرق ترقی کی صورت
بنا مثل عیسیٰ وہ بے خوف ودہشت

کرشمے بہت گرچہ اس نے دکھائے
مگر ان پہ کم لوگ ایمان لائے

یہ دعویٰ ہے اس کا کہ الہام مجھ پر
شب وروز ہوتا ہے، ہوں میں پیمبر
بہت پیش گوئی کا خوگر ہے وہ خر
چلاتا ہے اٹکل کے گھوڑے وہ اکثر
بٹیر اس کو اندھے کا سمجھو مقرر
کبھی مل گیا اور نہیں ملتا اکثر

روافض ہیں تحریف قرآں کے قائل
ہیں صدیق وفاروق وعثمان سے بددل
ہے ان پر تبرا تو اس دیں میں داخل
بڑھا اس میں جو جتنا اتنا ہے کامل
جو رکھتے ہوں اس طور کا دین وملت
وہ بے شک ہیں مرتد بہ حکم شریعت

بہت صوفیائے زمانہ نے دعویٰ
کیا اتحاد وحلول خدا کا
یہ الحاد اور زندقہ ہے سراپا
پر ان صوفیوں کو نہیں اس کی پروا
مُحرم سرور و مزامیر بھاتے
بہت ان پہ مرتے ہیں اور حال لاتے

نیاایک پیدا ہوا ہے ستمگر
کہ حملہ کیا اس نے آل نبی پر
شہادت کا انکار کرتا ہے کھل کر
وہ دن میں چھپاتا ہے مہر منور
ہوئی بنجیریت میں پہلے تو شہرت
ازاں بعد ظاہر ہوئی یہ خباثت
مقولہ ہے یہ بعض اہل جفا کا
کہ عیسیٰ علیہ السلام و بے شک ہے بیٹا خدا کا
ہے منکر کوئی خاص روز جزا کا
شفاعت پہ حملہ ہے اہل دغا کا
کسی نے حدیثوں کی اور آیتوں کی
وہ تفسیر کی جو کسی کو نہ سوجھی
کوئی عقل کی پتلیاں ہے چلاتا
کوئی نقل پر پھبتیاں ہے اڑاتا
کوئی عیب ذات خدا میں لگاتا
کوئی شان شاہ رسالت گھٹاتا
کسی کو صحابہ سے جانی عداوت
کسی کو ائمہ سے کینہ بغاوت

کہیں معجزات نبی کے یہ چرچے
کہ تھے شعبدے سمریزم یہ ان کے
حیات پیمبر پہ حملے یہ ہوتے
کہ مٹی میں مل کر ہوئے اس کے جیسے
نشان و وجود ان کا باقی کہاں ہے
یہ نجدی دہلی کے دیں کا نشان ہے
عجب نجدیوں نے کیا ہے تماشا
کہ امکانِ کذبِ الٰہی کو مانا
قیامت تو یہ کی سفیہوں نے برپا
کہ اب فعلیت پر مچایا ہے غوغا
ہے فتوائے گنگوہ کی یہ خرابی
بہت شاد وخرم ہیں اس پر وہابی
نہ تقدیس باری کو مانا انہوں نے
نہ رتبہ پیمبر کا جانا انہوں نے
عداوات کو نیکوں کی ٹھانا انہوں نے
لیا ہاویہ میں ٹھکانا انہوں نے
شرور وفتن ان کے جاری بہ کثرت
حفاظت میں اپنی رکھے رب عزت

کسی نے تو تقلید پہ سر اٹھایا
چھٹا تھان سے اور ہر اک کھیت کھایا
نہ دیکھا کہ ہے کون اپنا پرایا
بھرا پیٹ بس اپنا مقصود پایا

کھلے بند پھرتے ہیں پروا ہے کس کی
کریں گے جو تقلید بیڑی پڑے گی

کوئی منکر علم غیب نبی ہے
جو کافر نہ کہتا وہ اس نے کہی ہے
کہ علم پیمبر پہ نص کون سی ہے
خبر علم شیطان کی قرآن نے دی ہے

جہاں سے براھین[۱] ہوئی ہے نہیں گم
پڑھو اس کا تم صفحۂ چہل و ہفتم

اسی میں وہیں پر یہ جملہ ہے لکھا
کہ علم پیمبر کا اثبات کرنا
یہ ہے شرک اور شرک ہوتا ہے کیسا
نہیں ہے یہ ایمان کا کوئی حصہ

---

(۱) براہین قاطعہ از مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھی و مولوی رشید احمد گنگوہی مطبوعہ مطبع ہاشمی صفحہ نمبر 47 میں ہے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نو قطعی ہے الی آخرہ اعاذنا اللہ تعالیٰ۔ عنہ ۱۲ منہ

یہ شرک اس کا دیکھو وہ تمثیل دیکھو
وہ محبوب باری کی تجبیل دیکھو

جنہیں علم ماکان اور مایکون کا
ملا ہے بہ عطائے باری تعالیٰ
نصوص واحادیث سے ہے ہویدا
نہیں علم غیبی کا ان کے ہے احصا

یہ سلب ان سے کرتا ہے ہر علم غیبی
وہابی حقیقت میں ہوتے ہیں عیبی

عجب یہ کہ اپنے کو سنی بنا کے
شریعت کا حامی وناصر جتا کے
ہیں جڑ کاٹتے دیں کی، دشمن خدا کے
اور ایمان لیتے ہیں مومن بتا کے

نئے شعبدے انکے سارے زماں میں
نئے ھھکنڈے ان کے جاری جہاں میں

یہ ارمان دل ہے یہ جوش طبیعت
اجاڑ و کسی طور گلزار سنت
نہ دنیا میں باقی رہے ذکر ملت
نہ سوجھے کسی کو رہِ استقامت

خیالات باطل جو دل میں سمائے
تو صدہا مسلمان کافر بنائے

غضب یہ نجدیوں نے یہ ترہُت پہ ڈھایا
بہت اہل سنت کو مارا ستایا
کسی کے پسر کو پدر سے چھڑایا
کسی کا مکاں نصف شب میں جلایا

بترویج شرک و بہ نشر ضلالت
اٹھائی انھوں نے سروں پر قیامت

کسی کے یہی سر میں سودا سمایا
کیا سنیوں کے مساجد پہ قبضہ
اگر سنیوں سے کوئی شخص بولا
کچہری میں الٹا کیا استغاثہ

یہی ان کا ارماں یہی ان کی منشا
کہ ویراں رہے خانۂ حق تعالیٰ

کہیں نقص ذات خدا کا ہے چرچا
کہیں منقِصت میں پیمبر کے جلسہ
کہیں ذکر توہیں ہے اولیا کا
اماموں کی تنقیص کوئی ہے کرتا

کہیں عرس اور فاتحہ کی شناعت
کہیں ذکر میلاد کی ہے مذمت

کہیں ہے ندائے نبی کی برائی
کہا یا نبی اور بلا سر پہ آئی
کسی کو مذمت مقلد کی بھائی
کسی نے خرابی فقیہوں میں پائی

کہیں ذکر اس بات کا ہورہا ہے
کہ آہستہ آمین کہنا خطا ہے

کہیں باب توصیف نجدی کھلا ہے
کہیں ابن قیم کی مدح وثنا ہے
کوئی دہلوی کی صفت کررہاہے
کہیں وصف نواب بھوپال کا ہے

اسی میں وہ رہتے تھے مشغول ہردم
سوا اس کے کوئی نہ تھا کارِ عالم

زمانے نے یکبارگی رُخ جو بدلا
توکم ہوگیا شرک وبدعت کا چرچا
ضلالت کا جاتا رہا شور و غوغا
توہب پہ ادبار کا ابر چھایا

ہوئے ان کے ظاہر فتن اور مکائد
کھلے اہل ترہُت پہ جملہ عقائد

یہ کس اہل سنت نے کی اتنی ہمت
یہ کس شیر ملت نے کی اتنی جرأت
کہ ڈھائی ہے ان کے سروں پر قیامت
پڑا تہلکہ ان میں اور خوف ودہشت

کیا دودھ کا دودھ پانی کا پانی
نہ باقی رکھی نام کو لن ترانی

یہ کس نے کی اس دور میں دیں کی نصرت
یہ کس نے بچھایا ہے فرش ہدایت
بچایا ہزاروں کا ایمان وملت
چھڑایا ہزاروں سے شرک اور بدعت

کرائی انہیں سیر گلزارِ سنت
دکھائی انہیں راہِ دین و شریعت

یہ کس کی ہے ذات گرامی وعالی
یہ ہے کون ترہُت میں ملت کا والی
یہ ہے کون باغ شریعت کا مالی
بساط جہاں نیست از مرد خالی

قیامت تک اس دیں کے حامی وناصر
رہیں گے بہ عونِ خداوندِ قادر

ہزاروں بزوں کو ہے اک شیر کافی
یہی اہل حق کی ہے تمثیل وافی
ہے اک سنی صدہا شیاطین کا نافی
ہزاروں کی بیماری دیں کا شافی

یہ جو لکھا میں نے حق وبجا ہے
ہوا بارہا ایسا اور ہورہا ہے

میں لکھتا ہوں اب اس کا اسم گرامی
ہوا جو کہ ترہت میں سنت کا حامی
بیاں گر کروں اس کے اوصاف سامی
بزودے مسدس نیا بدنمامی

سنو عبد رحمن[1] ہے نام معظم
محبّیؒ لقب ہے معزز مکرم

ہوا جبکہ فتنہ بپا نجدیوں کا
کیا بے دھڑک اہل سنت پہ دھاوا
یہ سمجھے کہ میدان خالی ہی ہوگا
کرو خوب چل کے ضلالت کا افشا

---

[1] آپ کا مولد ومسکن اور اب مدفن مزار موضع پوکھریرا شریف، ضلع مظفر پور (موجودہ ضلع سیتامڑھی) جو احاطۂ ترہت میں ہے۔

سبھی حوصلے دل کے اپنے نکالو
جسے پاؤ اس کو وہابی بنالو
نہیں ہے یہاں کوئی سنت کا واقی
دے جام ضلالت ہمیں ایسا ساقی
نہ رہ جائے ارمان کوئی جس سے باقی
سمجھ لیں گے جب ہوگا یوم التلاقی
نہ ہے ہم کو خوف خدا وپیمبر
نہ اس سرزمیں پر کوئی دیں کا یاور
مگرایک ہی شیرسنت تھا اُس جا
معًا نعرۂ **یانبی** اس نے مارا
فلک کیا عرش بریں گونجا اٹھا
اُدھر اس کا نعرہ مدینے میں پہنچا
فلک سے ملک اُترے بہراعانت
اُدھر سے ہوئی شاہ عالم کی نصرت
خدا کے غضب اور قہرنبی کی
گری نجدیوں کے ذخیرے پہ بجلی
جلا خرمن شررہا کچھ نہ باقی
ہوئی اہل باطل کی برباد مٹی

پس از بہر دفعِ ندامت خجالت
ہوئی یا وہ گوئی یہ مائل طبیعت

محبّی سنان زبان وقلم سے
ہو اسن کے آمادہ رب کے کرم سے
بھرا سب کے دامن کو خون الم سے
ہے وابستہ فتح وظفر اس کے دم سے

بطاطت سے اپنی پریشاں ہوئے سب
ضلالت سے اپنی پیشیمان ہوئے سب

مگر بغض ہے نجدیوں کو حیا سے
بھرے ان کے سینے ہیں ظلم وجفا سے
نہیں ان کا اقرار دغا سے
نہیں باز آتے یہ اپنی ادا سے

جو عاجز ہوئے ہاں میں ہاں ہیں ملاتے
رہائی جو پائی تو پھر اپنی گاتے

نہیں ان کو اک حال پر استقامت
بدلتا ہے رنگ ان کا ساعت بساعت
نہیں راستی راست گوئی کی عادت
بھری ان کی طینت میں نار شرارت

اٹھاتے ہیں دیں میں نئے فتنے ہردم
سمجھتے ہیں ہر کام سے اس کو اقدم

نئے شعبدے ان کے افسوں نرالے
چلاتے ہیں ان پر جو ہیں بھولے بھالے
جو کم علم سنی ہیں دیہات والے
یہ اکثر دکھاتے ہیں ان کو رسالے

اگر ان پہ ایمان لائے تو لائے
وگرنہ تذبذب کے میداں میں آئے

رسالے کی تعریف اللہ اکبر
کہ ہے یہ احادیث وقرآن کا دفتر
چڑھاتے مصنف کو ہیں آسماں پر
کہ اس کا نہیں علم میں کوئی ہمسر

رسالہ جو دیکھو تو سنت کا قاطع
مصنف کو دیکھو تو شیطاں کا تابع

سنی جب محبؔی نے پوری کہانی
کہ گذری ہے حد سے بس اب لن ترانی
یہ اغوا میں بے شک ہیں شیطان ثانی
ہزاروں کے مذہب پہ پھیرا ہے پانی

ہوا مستعد اور یہ کی اس نے نیت
بچاؤ کسی طور مولیٰ کی امت
مگر اب کرو کوئی تدبیر ایسی
نہ ہرگز کبھی سراٹھائیں یہ مغوی
رہیں ان کے فتنوں سے محفوظ سنّی
نہ دیکھیں کبھی راہ بدمذہبی کی
عقائد مسائل سے ان کو خبر ہو
نہ پھر ان پہ بدمذہبی کا اثر ہو
ولیکن ہو تدبیر اس کی بہ عجلت
کیا جائے یہ کام بہ شان وشوکت
اثر اس کا ہر قلب میں ہو بہ کثرت
نہ بہکیں رہ شرع سے اہل سنت
مدد ہو حبیب خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی جوشامل
نہیں اس کا اتمام دشوار ومشکل
ہوا اس میں غلطاں و پیچاں محبیؒ
کیا جاں نثاران سنت سے شوریٰ
ہوئے متفق اس پہ ادنیٰ واعلیٰ
کہ ہو منعقد مذہب حق کا جلسہ

شریک اس میں ہوں وارثانِ پیمبر
زمانے میں جن کا نہ ہو کوئی ہمسر

خزانِ فتن کی ہے رخصت کی باری
بہار سنن کی ہے آتی سواری
ہے چھڑکاؤ کرنے کو ابر بہاری
نسیم سحر کی عجب عطرباری

صبا نے چمن میں ہر اک کو ندا دی
کہ تیار ہو آگیا وقت شادی

بچھا مخمل سبز کا فرش ہر جا
چمن میں ہوا شادمانی کا چرچا
مسرت سے ہر ایک غنچہ تھا ایسا
نہیں اپنے جامے میں پھولا سماتا

بہ فرط مواجید ہر شاخِ گل کی
یہ حالت کہ بس اب زمیں پر گرے گی

کہیں بلبل خوشنوا کے ترانے
کہیں صلصل دلربا کے ترانے
کہیں طوطی خوش ادا کے ترانے
کہیں قمری نغمہ زا کے ترنے

چمن میں مسرت کا تھا شور برپا
جدھر دیکھئے شادمانی کا چرچا

غرض صورت حلِّ مشکل نمایاں
ہوئی غیب سے باشکوہِ فراواں
ہوا جلسۂ اہل سنت کا ساماں
بہ توفیق مشکل کشا سے ہرانسان

وہ ہرایک مشکل کو کرتا ہے آساں
نہ ہوکوئی رحمت سے اس کی ہراساں

ہوئی اشتہاروں کی چھپ کر اشاعت
سنی سنیوں نے جو تازہ بشارت
مسرت ہوئی ان کو بے حد وغایت
کہ آتا ہے اب وقت خیروسعادت

وہ وقت مبارک خدا جلد لائے
کہ ہراہل سنت مراد اپنی پائے

کروں حال ترہُت میں کیا خوش بیانی
ٹپکتی تھی ہر بیت سے شادمانی
ہدایت کی ہوتی ہے اب حکمرانی
برستا ہے اب نور رحمت کا پانی

زمیں نے سنا ذکرِ دیں مجھ پہ ہوگا
تو چرخ بریں پر دماغ اُس کا پہنچا

مکانوں میں اپنے ہراک اہل سنت
بجاتا تھا حظ ومسرت کی نوبت
ہوئی اہل فتنہ پہ برپا قیامت
عجب ان کی صورت عجب ان کی حالت

بہ عون الٰہی باامداد حضرت
اب آتی ہے اس دین حق کی حمایت

محبّیؒ نے ہر عالم دیں کو لکھا
کہ پوکھریرا میں دین حق کا ہےجلسہ
اواخر میں ماہ صفر ۱۳۲۴ھ کے وہ ہوگا
یہاں کا سفر آپ کیجئے گوارا

یہ ہے کاردینی ضرور آیئے گا
ہدایت شریعت کی فرمایئے گا

غرض یہ کہ تشریف لائے وہ فاضل
نہیں جن کا ہندوستاں میں مماثل
ٹھہرتا نہیں جن کے سائے سے باطل
زیارت سے جن کی ہوں آثام زائل

سنوان کے لکھتاہوں اسمائے سامی
جوتشریف لاکر ہوئے دیں کے حامی

محدث مفسر فقیہوں میں نامی
وصی احمد[1] ان کا ہے اسم گرامی
ہے تحدیث کی ان پہ بے شک تمامی
شب وروز رہتے ہیں سنت کے حامی

لرزتے ہیں گمراہ صورت سے ان کی
خصوصًا وہابی ونجدی وندوی

وہ تدریس میں فی زمانہ ہیں یکتا
وہ افتا میں رکھتے نہیں مثل اپنا
ہے گرچہ کمال ان کو ہر علم وفن کا
مگر ہیں احادیث پر جان سے شیدا

شب وروز کرتے ہیں دین کی حمایت
مٹاتے ہیں دنیا سے شرک وضلالت

---

[1] آپ کا وطن شہر سورت (گجرات) اور جائے اقامت پیلی بھیت (یوپی) ہے۔آپ کی جامعیت وحسن لیاقت وحمایت سنت وامانت بدعت آفاق میں مشہور ہے آپ کے تلمیذ فارغ التحصیل آج بڑے بڑے مدرس ہیں اور تمام کتابیں نہایت خوبی سے پڑھاتے ہیں۔ پھر آپ کی عملی لیاقیت کا کیا پوچھنا۔پیلی بھیت میں خاص آپ ہی کے سبب سے مدرسۃ الحدیث میدان ظہور میں آیا۔اس سے چشمۂ فیض ہر طرف جاری ہوا۔تشنگان علوم وفنون آتے اور بہت جلد سیراب ہوکر چلے جاتے ہیں۔کتب احادیث صحاح ستہ کا دورہ ہر سال تمام ہوتا ہے۔اثنائے درس میں مذہب اہل سنت کے تائید۔بدمذہبی کا ردِ شدید احادیث سے پایۂ ثبوت کو پہنچایا جاتا ہے۔جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ جو طالب علم فارغ ہوکر اس مدرسے سے نکلا اس پر بددینی کا جادو کبھی اثر نہیں کرتا۔گویا مذہب حق کے سانچے میں ڈھلا ہوا نکلا۔غرض کہ ہندوستان بھر میں سنیوں کا مدرسۂ حدیث یہی ہے۔اس کے سوا کوئی دوسرا نہیں۔اللہ جل جلالہٗ اس کو قائم ودائم رکھے اور حضرت محدث صاحب کی عمر گرامی میں برکت بخشے آمین بحرمت سید الانام علیہ الصلاۃ والسلام۔ ۱۲ منہ

فیوض ان کے جاری رہیں تا قیامت
رہیں وہ زمانے میں باصد کرامت
بڑھے عمران کی رہیں وہ سلامت
ملے حشر میں عز و قرب وزعامت

وسیلے سے اپنے نبی کے الٰہی
دعا ہو یہ مقبول اس پرُگنہ کی

لقب جن کا قاضی وہ ممدوح عالم
ہے عبدوحید[۱] ان کا نام مکرم
حمایت میں رہتے ہیں سنت کی ہردم
سمجھتے ہیں ہر کام سے اس کو اقدم

کیا صرف مالِ کثیر اور ہیں کرتے
غوی و مشقی نام سے ان کے ڈرتے

---

[۱] یہ صاحب اعانتِ سنت اماتتِ بدعت میں وحید تھے۔ پٹنہ عظیم آباد میں پیدا ہوئے اور اسی شہر میں ۲۰/ ربیع الاول شریف ۱۳۲۶ھ کو انتقال کر گئے۔ ۳۶/ سال ۷/ ماہ ۲۳/ دن کی عمر پائی۔ اتنی ہی عمر میں بڑے بڑے دینی کام انجام کو پہنچائے۔ ہزاروں روپئے دین پر لٹائے۔ حمایت سنت میں ہر وقت جان و مال سے مستعدر ہتے، اسلام کا بول بولا کرنے میں طرح طرح کی تکلیفیں سہتے اور کچھ پرواہ نہ کرتے تھے۔ غفر اللہ تعالیٰ ذنوبہ و مستر عیوبہ وجعل مثواہ دار السلام وحشرہ فی زمرۃ اولیائہ الکرام آمین یا خالق الانام ۔ اس سے مفصل حال مرحوم ومغفور پرچہ تحفۂ حنفیہ بابت ماہ صفر ۱۳۲۶ھ میں لکھا گیا ہے۔ ۱۲ منہ

وہ ہیں چرخ تقریر کے بدر انور
نہیں گفتگو میں کوئی ان کا ہمسر
قضارا کوئی ان سے باطل کا یاور
ہوا جب مکالم گیا منہ کی کھاکر

بہاری کو آئی یہ نوبت ہے اکثر
ہوا پیش قاضی زبر زیر ابتر

انہیں نے بہ عون و بہ توفیق باری
کیا مطبع دیں کو پٹنے میں جاری
کہ شائع ہو اک پرچۂ ماہواری
ہمیشہ رہے اس سے سنت کی یاری

ہے قاضی کے دم سے یہ مذہب کی نصرت
فیوض ان کے دائم رکھے رب عزت

جو ہیں دین کے عالموں میں مکرم
ہے **عبدالسلام**[1] ان کا نام معظم
وہ لاریب ہیں حلم وخلق مجسم
شریعت طریقت کے ناصر ہیں ہردم

---

[1] آپ کا دولت خانہ جبل پور میں ہے۔ آپ بہت سے اوصاف کے جامع اور معزز علماء وفضلائے اہل سنت سے ہیں۔ خارستان بدعت وضلالت کے اجاڑنے، گلستاں طریقت وشریعت کے سرسبز وتازہ فرمانے میں ہر وقت کمر بستہ رہتے ہیں آپ کے بیان میں عجب تاثیر خداداد ہے۔ ۱۲ منہ

جبل پور کیا ہند میں ان کا ڈنکا
گورنمنٹ میں بھی ہے اعزاز ان کا

ہے وعظ اور تدریس میں جن کی شہرت
جو ہیں قالع بیخ شرک وضلالت
اگرچہ ہے الور میں ان کی سکونت
مگر عام ہے ہند بھر کو ہدایت

وہ مولیٰ علی پیر ہیں قربان وشیدا
الٰہی ہو دیدار[1] ان کو علی کا

ہوا اہل بدعت کا منہ جن سے کالا
ہدایت رسول[2] ان کا ہے نام والا
شریعت کا ان سے ہوا بول بالا
ہوا شرک وبدعت کا ان سے ازالہ

وہ ہیں شیر سنت وہ ہیں دیں کے رہبر
نہیں واعظوں میں کوئی ان کا ہمسر

---

[1] مولانا مولوی سید دیدار علی صاحب ریاست الور میں تشریف رکھتے اور درس وتدریس میں مشغول رہتے۔ وعظ نہایت عمدہ فرماتے ہیں۔ علمائے نامی ومدرسین گرامی سے ہیں۔ ۱۲ منہ

[2] آپ کا وطن خاص ریاست رام پور اور جائے اقامت لکھنو وغیرہ ہے۔ آپ کو وعظ گوئی میں ید طولیٰ اور خاص قسم کا ملکہ ہے۔ آپ کی خوبی بیان کا شہر ہندوستان بھر میں ہے۔ آپ کی ذات سے بدمذہبوں کا بہت کچھ شور ومشر وبا۔ دین حق کا جا بجا ڈنکا بجا۔ آپ اعدائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں سیف مسلول ہیں۔ ۱۲ منہ

جو ہیں حامی دین وشرع مطہر
ہے **عبدالعزیز**[1] ان کا اسم موقر
خرابی ہے ان سے ضلالت کو یکسر
وہابی لرزتے ہیں نام ان کا سن کر

وہ ہیں عالم و ناصر اہل سنت
وہ ہیں دافع جہل وظلم وضلالت

ہراک اہل بدعت کو جس سے حسد ہے
سبھی جانتے ہیں وہ **عبدالاحد**[2] ہے
وہ حامی شرع جیب صمد ہے
ہراک وقت اس پر خدا کی مدد ہے

وہ عالم، وہ واعظ، وہ رافع ضرر کا
وہ فرزند ہے، فاضلِ نامور کا

مشائخ میں ہے جو گرامی ونامی
ملا عین حق[3] اس کو نام گرامی

---

[1] آپ موضع بھوساہی ضلع مظفر پور میں تشریف رکھتے، وعظ اچھا کہتے اور ترہت کے علمائے نامی سے ہیں۔ ۱۲ منہ

[2] آپ حضرت مولانا مولوی وصی احمد صاحب مدظلہ العالی ممدوح الصدر لی صاحبزادے ہیں۔ درس وتدریس کا شغل رکھتے ہوں اور وعظ خوب بیان کرتے ہیں۔ عنہ

[3] مولانا حافظ واعظ شاہ سید محمد عین الحق صاحب رضوی کا دولت خانہ سادات پور قریب علی گنج سیوان ضلع چھپرا میں ہے (اب موجودہ ضلع سیوان ہی ہے) علاقہ ترہت وغیرہ میں آپ کے مریدین بکثرت ہیں آپ کی ذات سے غیر مقلدین نالہ و پریشان رہتے ہیں۔ منہ

وہ واعظ، وہ حافظ، وہ ذی قدر سامی
وہ ملت کا ناصر، وہ سنت کا حامی

بلاشک وہ قتال اہل فتن ہے
علی گنجِ سیوان میں اس کا وطن ہے

حسب اور سب میں وہ ہے پُرشرافت
ملا اس کو اعزاز و فضلِ سیادت
ہوا اس سے ارشاد جاری بہ کثرت
مٹااس سے ترہت میں داغ ضلالت

مریدوں کواس کے ہو بے حد بشارت
ملا ایسا مُرشد زہے ان کی قسمت

ترقی دیں کی ہے فکر اس کو ہرآں
اسی میں وہ رہتا ہے ساعی وکوشاں
ہوا خرمنِ نجدیت اس سے سوزاں
وہابی ہوئے اس سے نالاں پریشاں

مدام اس کا جاری رہے بحرفیضاں
شریعت کی اس سے بڑھے شوکت وشاں

مریدیں بھی اس کے بہ مقدار طاقت
کریں سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت
نہ چھوڑیں نہ چھوڑیں صراط ہدایت
رہے دین حق پر انہیں استقامت
طفیل شہ ملک عزو کرامت
دعا ہو یہ مقبول اے رب عزت
وہ فیروز آبادی[1] زمانے میں اشہر
گریزاں و نالاں ہیں جن سے ستمگر
وہ فرار ہوتے ہیں نام ان کا سن کر
سمجھتے ہیں جو شیخ نجدی کو رہبر
غنیمت ہیں وہ واعظان زماں میں
بہت ان کی شہرت ہے ہندوستاں میں
ہے تُرہت میں عبدالصمد[2] بس غنیمت
کہ کرتا ہے دن رات وعظ ونصیحت
وہ بے شک ہے پروانۂ شمع سنت
ہے دینی تصلب اسے بے نہایت

---

[1] حضرت مولانا مولوی واعظ بقا حسین صاحب لکھی فیروز آبادی مشاہیر سے ہیں۔ ۱۲ منہ

[2] آپ کا مکان آوا پور ضلع مظفر پور (موجودہ ضلع سیتا مڑھی) میں ہے آپ حمایت دین میں منقسمات سے ہیں۔

وہ ذی علم وشیدائے اہل ہدایت
وہ سرکوب اعدائے ایماں وملت
شرف ایسے جلسے کی شرکت کا حاصل
کیا ہے **ضیا** نے بھی بروجہ کامل
نہیں تاب لکنے کی اس کے فضائل
نظیر اس کی دنیا میں ملنا ہے مشکل
وہ رحمت برستی تھی رحمٰن کی اس پر
بیاں اس کا کرنا ہے طاقت سے باہر
نزول ملائک تھا اس جا برابر
تھا انوار رحمت سے جلسہ منور
بٹا خوب انعام لطف پیمبر
بھرے دامن دل میں رحمت کے گوہر
مقدر میں جن کے لکھی تھی شقاوت
نہ پائی انہوں نے یہ دینی سعادت
جدھر دیکھئے تھا ہدایت کا چرچا
ضلالت پہ لعنت ہراک کررہا تھا
ظفر کے پھریرے میں وہ لہر پیدا
جو تھی اشقیا کے لئے تیر بھالا

سماں قابل دید ہے اُس گھڑی گا
بیاں میں نہیں وہ کسی طور آتا

عیاں کیا کروں حال اہل ہوا کا
گئے بھول بالکل وہ سابق کا چرچا

سروں پر وہ کوہ الم پھٹ پڑا تھا
کہ سر جس سے ہرگز کسی کا نہ اٹھا

شرور وفتن ان کے تنگ ان سے آئے
انہوں نے بھی ان سے یہی لطف پائے

بطالت کو دیکھو تو وہ نیم جاں ہے
لب اہل باطل پہ آہ وفضاں ہے

خباثت پریشاں ونالہ کناں ہے
خبیثوں میں باقی نہ تاب وتواں ہے

ضلالت کا ملتا نہیں اب نشاں ہے
بتائیں وہابی کہ اب وہ کہاں ہے

گھرا ابر ارشاد سے آسماں ہے
بھرا آب رحمت سے اس نے جہاں ہے

ہوا اس سے تر رشد کا بوستاں ہے
ہر اک پھول اس بیت سے تر زباں ہے

ضلالت کا ملتا نہیں اب نشاں ہے
بتائیں وہابی کہ اب وہ کہاں ہے

ہوا شرک و بدعت سے خالی جہاں ہے
نہ باقی وہ اب کفر کی داستاں ہے
شقاوت پہ ہر ایک نفرین کناں ہے
غوایت میں باقی نہ روح رواں ہے

ضلالت کا ملتا نہیں اب نشاں ہے
بتائیں وہابی کہ اب وہ کہاں ہے

بھرا ارشد سے سینۂ مومناں ہے
ہوا آج ترہُت کی رحمت رساں ہے
سراپا ہدایت سے مملو زماں ہے
ہر اک اہل سنت کی یہ داستاں ہے

ضلالت کا ملتا نہیں اب نشاں ہے
بتائیں وہابی کہ اب وہ کہاں ہے

سنو مجھ سے تحت الثریٰ میں وہ پہنچی
برستی ہے اس پہ قہر خدا کی
اسی آگ کی پاؤں میں ہے بیڑی
نہ ہرگز رہائی اسے جلد ہوگی

وہابی جدائی سے اس کی مریں گے
ملاقات جلد اس سے جا کرکریں گے

غرض ہراک از عالمان شریعت
باخلاص و اکرور باب نصیحت
زقرآن واخبار وفقہی روایت
باظہار آورد احکام ملت

بیانات تھے ان کے آیات رحمت
سنو مختصر ان کی اب مجھ سے حالت

کوئی یوں تھا ارشادحق سے سخن گو
جوپکڑے گا غیر رہ موموناں کو
توہم بھی کریں گے سپرد اس کو وہ جو
کیا اختیار اس نے اور اس کو سن لو

جہنم میں ڈالیں گے اس کو مقرر
و ساءت مصیرا ہے وہ نارا کبر

ملی ہے جنہیں خاص ایماں کی دولت
انہیں سے یہ فرماتا ہے رب عزت
کرو میری اور مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت
اولی الامر کی بھی بہ اخلاص و رغبت

ہے حاصل جنہیں اجتہاد وفقاہت
وہی ہیں اولی الامر اے اہل بدعت

جسے شک ہو تفسیریں عالم کی چھانے
فقیہوں کی تقلید کو فرض مانے
کیا ان کی طاعت کو واجب خدا نے
پھرا جو خدا سے وہ کیا اس کو جانے

اسے اعتبار ان پر آئے تو کیونکر
جو رکھتا ہو خود تہمت کذب حق پر[1]

وہابی ہی کھدیں یہ ہے بات کیسی
یہ ملت ہے جھوٹوں کی ہیہات کیسی
پھر ان سے ہماری مدارات کیسی
کلام ان سے کیسا ملاقات کیسی

خدا کو بھی جھوٹا جو جانے وہ کیسا
وہ جھوٹا ہے اور اس کا مذہب بھی جھوٹا

---

[1] چنانچہ ظاہر و باہر ہے کہ وہابیہ امکان کذب باری تعالیٰ کے قائل ہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنی اس ہذیان سرائی وکفر گوئی کو لکھ کر طبع کرا کے ملک میں پھیلایا اور حضرات اہل سنت رد شدید فرمایا صرف رسالۂ سبحن السبوح عن عیب کذبِ مقبوح'' مؤلفہ بعد دمأ تہ حاضرہ، مؤید ملت طاہرہ عالم اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا وسیدنا مولوی مفتی احمد رضا خان صاحب بریلوی دام اللہ تعالیٰ فیضہ الصوری والمعنوی کے دیکھنے سے پوری حالت سے معلوم ہو سکتی ہے۔ ۱۲ منہ

ارے بدنصیبو خدا سے ڈروتم
کلام خدا کو نہ جھوٹا کروتم
نہ شعلوں سے قبروں کو اپنی بھروتم
یقینا سمجھ لو اسے اے خروتم
نہیں کوئی سچا برابر خدا کے
وہ سچا کلام اور رسول اس کے سچے
کوئی کہہ رہاتھا کہ قال الرسول
بچوبدعتی سے نہ دو اس کو قابو
اگرراہ میں پاؤ بددین بدخو
توبچ کر کنارے کو ہوجاؤ یکسو
اگر تم نے توقیر کی بدعتی کی
تو اسلام ڈھانے پہ امداد ٹھہری
صحابہ کے بعد آئیں گے لوگ ایسے
گھڑھائیں گے ان کو برا بھی کہیں گے
اگرپاؤ تم ایسے شیطان کے چیلے
نہ عقدان سے کرتا کہ ہیں غیردیں گے
نہ کھانانہ پینا تم ایسوں سے مل کر
نماز ان سے مل کر نہ پڑھنا ان پر

سنو مجھ سے معنی ہوئے یہ خبر کے
کہ گمراہ وبددیں ہیں دشمن تمہارے
یہ لیتے ہیں ایمان یہ دیتے ہیں دھوکے
یہ روباہ زادے یہ دجال بچے

جو ہیں دارقطنی حدیثوں یہ حاوی
وہ ہیں ابن مسعود t سے اس کے راوی

یہ قول امام ایک کی تھازباں پر
نہ ہاتھوں کو چنچل بچھیروں کی دم کر
نہ سینے پہ رکھ تو کلیجہ پکڑکر
نہ اے مقتدی پڑھ کے منہ آگ سے بھر

نہ آمین بالجہر کا مرتکب ہو
ہمیشہ ان افعال سے مجتنب ہو

کوئی مذہب حق کے کرتا مدائح
کوئی دین باطل کے کہتا قبائح
کہیں اہل سنت کو ہوتے نصائح
کہیں اہل بدعت کے کھلتے فضائح

کوئی حمد باری میں رطب اللساں تھا
کوئی نعت خوانی سے شیریں زباں تھا

کسی کا بیاں معجزات پیمبر
کسی کا بیاں مدحت آل اطہر
کسی کا بیاں مدح اصحاب انور
اماموں کا کرتا کوئی وصف ازہر
خصوصًا امام الائمہ کی مدحت
بیاں کررہے تھے غلامان حضرت
کوئی منع میلاد مولیٰ کا فتویٰ
لکھا تھا جوگنگوہی نے اس کو پڑھتا
کہ اے حاضرین دیکھ لو ہے یہ لکھا
کہ یہ فعل ہے فعل کفار جیسا
کنھیا کا واں سانگ ہے سال پیچھے
بنائے ہیں یہ سانگ ہرروز تم نے
سنو اس کے آگے یہ اس نے بکا ہے
کہ یہ فعل ممنوع اور ناروا ہے
ابھی کیا ہے آگے بہت کچھ لکھا ہے
غرض مرتے دم شرک پر دم لیا ہے
مسلم ہے سب اغویا کا یہ فتویٰ
اکابر نے ان کے لکھا اس کو سچا

غرض پانچ دن تک یہ جلسہ ہوا تھا
شب وروز اسی میں رہا دین کا چرچا
شمار اس میں تھا چھ ہزار اہل حق کا
نہیں اس سے کم بلکہ تھے کچھ زیادہ

شریک اس میں تھے لوگ بنگال تک کے
اور آئے تھے سرحد سے نیپال تک کے

تھے محو ایسے سننے میں احکام دیں کے
کہ کھانے سے پینے بھی بے خبر تھے
وہ آتے تھے سورج نکلنے سے پہلے
نہیں پہلے جاتے تھے وہ نصف شب کے

امور ضروری اگر پیش آتے
تو ناچار جلسے سے وہ لوگ جاتے

ہر اک اہل بدعت پہ تھا رعب طاری
زیادہ بڑھی ان کی بے قراری
تو اک رائے پوری[1] نے کی جب ہوشیاری
بناسنی اور دل میں ابلیس ساری

---

[1] رائے پور، پوکھریرا شریف سے شمالی ومشرق کے درمیان میں واقع ہے۔

ہوئی وعظ گوئی پہ مائل طبیعت
اجازت نہ ملنے پہ کھولی حقیقت

کیا ذکر امکان کذب خدا کا
کہ اس میں نہیں کوئی بھی استحالہ
کیا اس کا بطلان **قاضی**[1] نے ایسا
کہ منصف جو ہوتا تو خاموش رہتا

مگر خاموشی کے نہیں ہیں یہ عادی
بکے جائیں گے گرچہ ہو بات اُلٹی

طبیعت ہوئی بعض کی اس پر مائل
کوئی ان میں ناقص کوئی ان میں کامل
ہم اپنے وہاں کے بلاتے ہیں فاضل
ہوں احناف کے ان سے عالم مقابل

ہوئی جب یہ درخواست منظور ان کی
نہ وہ ان کی ہمت نہ وہ گفتگو تھی

یہ گپ ان کی تھی جو اڑائی انہوں نے
یہ گھر بیٹھے بے سُر کی گائی انہوں نے
نہ پھر کچھ بھی تیزی دکھائی انہوں نے
نہ پھر کوئی جرأت جتائی انہوں نے

---

[1] حضرت مولانا مولوی قاضی عبدالوحید فردوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کے اوصاف گذشتہ صفحات پر گذر چکے ہیں۔

ہوئے گرچہ سنی بہت اس میں ساعی
مگر اہل باطل سے میداں تھا خالی

ہے کس عالمِ اہل باطل کا پتّا
مقابل ہو جو عالمِ اہل حق کا
نہ اب تک ہوا ہے ابدتک نہ ہوگا
رہے گا انہیں کا سدا بول بالا

کیا آتے ہی حق کے باطل کا چرچا
کہا حق نے باطل کو کان زھوقا

سنو خیر خواہی کی دینی نصحیت
بنوسب کے سب اہل سنت و جماعت
ہے سچا انہیں کا بحق دین و جماعت
انہیں کے ہیں حصے میں نعمائے جنت

سویرا ہے اب بھی بطالت کو چھوڑو
طریق ضلالت سے منہ اپنا موڑ

زمانے میں بدعت کی ہو جب ترقی[1]
جو اس وقت ہو سنت شہ کا حامی
تو ہو سو شہیدوں کا اجر اس کو حتمی
یہ ہے حکم و فرمان محبوب باری

جو ہیں حضرت بو ہریرہ صحابی رضی اللہ عنہ
انہیں سے ہوئے بیہقی اس کے راوی

ظہور علامات قربِ قیامت
بہت ہوچکا اور ہوگا بہ کثرت
مگر اس زمانے میں اے اہل سنت
نہیں اس سے بڑھ کر ہے کوئی علامت

کہ رخصت ہوا علم پھیلی جہالت
گیا صدق وحق اور آئی بطالت

---

[1] عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تمسك بسنتي عند فساد أمتي فله اجر مائة شهيد (رواه البيهقی مرقات شرح مشکوٰہ ملاعلی قاری رحمہ اللہ الباری میں عند فساد التی یہ مرقوم ہے ای عند غلبة البدعة والجهل والفسق فيهم اور عبارت فله اجر مائة شهيد کے تحت مکتوب ہے لما يلحقه من المشقة بالعمل بها واحيائها الخ سب کا حاصل یہی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس شخص نے تمسک کیا میری سنت کے ساتھ (یعنی اس پر عمل کیا اس کی حمایت ونصرت میں جان ومال، زبان وقلم سے دریغ نہ کیا) میری امت کے فساد کے وقت (یعنی لوگوں میں بدعت اور جہل وفسق کے غلبے کے وقت) پس اس کے واسطے سو شہیدوں کا اجر ہے (کیونکہ اُس ایسے وقت میں سنت پر کرنے اور اس کو زندہ کرنے میں بہت کچھ محنت ومشقت، مصیبت وکلفت لاحق ہوئی)۔

اس حدیث کو امام بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ۱۲ منہ

بہت کم زمانے میں ہے علم نافع
خرابی وزشتی دینی کا دافع
ضلالت کے بدعت کے داغوں کا رافع
بنائے شرور شیاطین کا قالع

فضلیت کی دستار دوحرف پڑھ کر
بندھی اور کھلا اجتہادوں کا دفتر

مگر جس کے توفیق باری ہے شامل
ہوا جبکہ تعلیم پا کر وہ فاضل
تو احقاق حق اور ابطال باطل
وہ کرنے لگا اس کو بروجہ کامل

ولیکن بہت کم ہے دیں دار ایسے
ہزاروں میں ہوتے ہیں دو چار ایسے

ہوا میری تحریر سے خوب زاہر
نہیں امر مخفی یہ ہے سب پہ ظاہر
کہ جاہل سا جاہل بنا آج ماہر
بتاتا ہے اپنی نجاست کو طاہر

اسی میں دن رات ساعی ہے جاں سے
کہ معدوم ہو ملتِ حق جہاں سے

سنو حافظ دیں خدائے جہاں ہے
مددگار اس کا شہ مرسلاں ہے
کرے اس کو معدوم کس کی یہ شاں ہے
مٹائے اسے کس کی تاب وتواں ہے

نہ یہ دین مٹا ہے نہ ہرگز مٹے گا
جو اس کو مٹائے گا ہوگا وہ رسوا

یہ کیوں رائے پوری میں آئی بطالت
ہوئی مذہب حق سے کیوں اس کو نفرت
اسی طرح اوروں کی اسطور حالت
ہوئی کیوں سمجھتے ہو اے اہل سنت

نہ کچھ روز پہلے تھے ایسے کرشمے
نہ دیکھے سنے تھے کبھی ایسے چکمے

یہی ہے سبب جس سے واقف ہو تم بھی
کہ ہے نام کے مدرسوں کی ترقی
ہراک مدرسے کو سمجھتے ہو دینی
نہ جانچا کسی کو نہ کوشش ہے اس کی

نہ سوچا نہ سمجھا جہاں جی میں آیا
وہاں نام لڑکوں کا اپنے لکھایا

کیا بعض نے غور اور اس کو سوچا
بچے ان مدارس سے لڑکا ہمارا
کہ ہو دخل جن میں کسی غیر دیں کا
کہ گمراہ بننے سے جاہل ہی اچھا

جزادے الٰہی بہت خوب سوچے
مگر نجدیوں کے پرکھنے میں چوکے

جو دشمن ہیں تقلید اہل ھدیٰ کے
انہیں کو ہیں اکثر وہابی سمجھتے
وہابی مقلد بھی ہوتے ہیں جیسے
یہی دیوبند اور گنگوہ والے

نمازیں بھی پڑھتے ہیں احناف جیسی
بتاتے ہیں ملت بھی اسلاف جیسی

مگر دین حق پر یہ کرتے ہیں حملے
ہر اک بات میں سو ضلالت کے جملے
فریبوں کے جبّے دغاؤں کے شملے
یہ نجدی کے پچھلے ہیں اس سے بھی اگلے

کئے یہ سمجھ کر مدارس بھی جاری
کہ ہو گمرہی ان سے دنیا میں ساری

سنیں غور سے اس کو ترہت کے سنی
ضرورت ہے تم سب کو اک مدرسے کی
جہالت کی مہلک وبا تم میں پھیلی
ازالے میں اس کے جو کی تم نے سستی

تو پھر خاتمہ دین وایماں کا جانو
جو کہتا ہوں میں اس کو تم راست مانو

وہابی ہوئے کتنے اور ہو رہے ہیں
ہیں کم ایسے ثابت قدم جو رہے ہیں
شب وروز ایمان ودیں کھو رہے ہیں
یہ طرہ کہ پھر بے خبر سو رہے ہیں

بہت دن ہے باقی ہو بیدار اب بھی
بہت سو چکے تم، ہو ہوشیار اب بھی

کرو مل کے اک مدرسہ دین کا جاری
کہ بنیان مذہب کی ہو استواری
ہو پڑھ لکھ کے اولاد عالم تمہاری
رہے فیض جاری بہ توفیق باری

یہ فیضان دینی ہمیشہ رہے گا
ہدایت کا جاری یہ دریا رہے گا

ہے جلسے سے اس کی زیادہ ضرورت
ہو فوری ہے اس کی ہے دائم افاضت
رہے مہتمم عالم اہل سنت
مدرس بھی ہوں اہل سنت جماعت

تو پھر مہر دین آسمان ھدیٰ پر
ہمیشہ رہے گا درخشان وانور

بناؤ تم اس میں محبّی کو رہبر
کہ ترہت میں ہے بس وہی دین کا پاور
حمایت میں اس سے نہیں کوئی بڑھ کر
وہ ہے جان سے شیدائے شرع پیمبر

الٰہی تو توفیق دے ان کو ایسی
کہ رغبت ہو ہر ایک کو علم دیں کی

جو باقی ہیں اس دور میں دین کے حامی
غنیمت ہے ایسوں کی ذات گرامی
کرے پیروی ان کی ہر ایک عامی
انہیں کی کرے مرتے دم تک غلامی

انہیں کی اطاعت سے اے اہل سنت
ملے گی تمہیں دین وایمان کی دولت

پئے اہل حق جشن ملت مبارک
پئے دینِ حق نصر سنت مبارک
اعانت مبارک حمایت مبارک
نمایا چنیں فتح ونصرت مبارک

فطوبیٰ لکم ایھاالمومنونا
وبشریٰ لکم ایھاالموقنونا

قیام قیامت تک اے رب عزت
ترقی کرے روز افزوں ہدایت
رہے سبز وشاداب گلزار سنت
نہ بادمخالفت سے پائے اذیت

ہوں گھر گھر علوم وہدایت کے چرچے
کریں اہل حق ایسے ہر روز جلسے

ہوئی جن کے جلسے میں مالی اعانت
ہوئی جن کی جانی وجسمی مشقت
ہوئی جن کے باعث یہ سنت کی نصرت
ہوئی جن کی مہمان نوازی میں شرکت

صراط ہدایت پہ قائم رہیں سب
دعائے ضیاؔ ہو مقبول یارب

☆☆☆

بیان جلسۂ اہل سنت بنارس

بہ طور اختصار و حال تباہی ندوۂ تباہ کار

جو ترہت سے رخصت ہوئے دیں کے رہبر
تو تشریف لائے وہ **قاضی**[1] کے گھر پر
وہ ایام تھے تو رو رحمت کے مصدر
وہ تھے کانِ خیرو سعادت سراسر

کہ ناگہ بنارس سے دو تار آئے
خبر جلسۂ دیں کے ہونے کی لائے

کہ شہر بنارس میں بہ عون مولیٰ
اولوالعزم دربار سنت کا ہوگا
یہ ہے سنیان بنارس کا منشا
کہ تکلیف آنے کی کیجئے گوارا

بغیر آپ کے آئے دین کی حمایت
نہ ہوگی سنیں عالمان شریت

---

[1] مولانا مولوی قاضی عبدالوحید مرحوم و مغفور نے نعمت و دولت مہمان نوازئی علمائے کرام سے اپنا دامن تمنا بھر ا ۱۲ منہ

سنا جب یہ مژدہ تو فوراً یہاں سے
روانہ ہوئے اور بنارس میں پہنچے
گوارا کئے خود مصارف سفر کے
مقابل میں دیں کے نہ تھے کچھ سمجھتے

بہی خواہ اسلام ہوتے ہیں ایسے
شریعت کے خدام ہوتے ہیں ایسے

پہنچ کر وہاں دیں حق کی حمایت
کئی روز تک کی بہ صد شان وشوکت
انہیں نے نہیں صرف کی دیں کی نصرت
بنارس کے بھی عالموں کی تھی شرکت

وہ عالم بھی کیسے زمانے میں نامی
طوالت ہو لکھوں جو اسمائے سامی

فراہم یہاں بھی بہت ہوئے سنی
ہزاروں کی شرکت تھی اس جلسے میں بھی
بہ خلاص سنتے تھے وہ پند دیں کی
کسی اور جانب توجہ نہ ہوتی

شب وروز اسی میں وہ مشغول رہتے
وہ غافل تھے دنیا سے اور ماسوا سے

ان ایام میں جلسۂ ندوہ بھی تھا
مگراس کا ارمان قلبی نہ نکلا
جو تھے اس کے بانی جو ہیں اُس پہ شیدا
وہی چند سر جوڑے بیٹھے تھے اُس جا

عوام اس سے معرض رہے اور عالم
کھلے تھے زمانے پر اس کے مظالم

کیا اپنا منصب ادا سنیوں نے
کہ ندوے کے حالات واطوار کھولے
بہ سعی تمام اشتہاروں کے رو سے
یہ ندوے سے خواہاں ہوئے گفتگو کے

کہ تحقیق حق پر کمر چست باندھے
ادھر آئے حق سمجھے جھگڑا نہ ناندھے (اختیار کرے)

نکالے نہ کچھ اس میں حیلے حوالے
نہ اس عرض دینی کو باتوں میں ٹالے
ہلاکت سے اپنے کو اب بھی نکالے
وہ اب بھی طریق ورہِ اصفیا لے

جو پکڑے وہ راہ ھدایت کا ڈانڈا
تو ہو پار بیڑا بہ فضال مولیٰ

معائب مفاسد کو اپنے نکالے
خصائل عقائد کو اپنے سنبھالے
شریک اس میں جتنے ہیں طغیانی والے
نکالے انہیں اور بِنا حق کی ڈالے
خرابی ہوئی جتنی اس کی اشاعت
کرے پھر یہ ہو مجلس اہل سنت
دیے اشتہارات ہاتھوں میں ان کے
کہ ندوے کے قائم ہیں جن سے کرشمے
کہ شاید خدا ان کو توفیق بخشے
ہدایت پہ آئیں نہ پھیلائیں فتنے
مگر کوئی سنتا ہے حق کی صدا کو
بلاشک یہ بھولے ہیں روزِ جزا کو
نہ چونکا کوئی ان سے لیکن قضا را
جہاں دیں کے عالم تھے تشریف فرما
سلیمان پھلواروی آئے اس جا
لگا ہونے آپس میں ندوے کا چرچا

کہا ہے وہ باطل میں کرتا ہوں توبہ
لیا میں نے احمد رضا[1] کا طریقہ

وہ احمد رضا خاں زمانے میں یکتا
کیا رفض وتفضیل و ندوہ کو رسوا
توہب کی جڑ کو اسی نے اکھیڑا
اسی سے دبا قادیانی کا فتنہ

وہ بےشک مجدد ہے چودہ صدی کا
کیا اس نے شرع پیمبر کو زندہ

نہیں فاضلوں میں کوئی اس سے اعلیٰ
وہ ممدوح ہے عالمان عرب کا
وہ محسود ان کا جو ہیں دیں کے اعدا
وہ محمود ان کا جو ہیں دیں پہ شیدا

ہے اسلام اور مسلمین کا وہ سید
بنائے شریعت کا ہے وہ مشیّد

ہوئی بارہا گفتگو اس طرح کی
نہ پیمان پہ قائم رہا کوئی ندوی

---

[1] حضرت مجدد ماۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ جامع معقول ومنقول حاوی فرع واصول رئیس الفقہا والمتکلمین تاج المحدثین والمفسرین ماہر علوم شریعت وطریقت اعلیٰ حضرت مولانا مولوی مفتی حاجی قاری احمد رضا خان صاحب لازال بالفیض الصوری والمعنوی

خدا دے سلیماں کو توفیق ایسی
کہ تازیست توڑیں نہ توبہ کو اپنی
ہے شکر خدا مٹ گیا اُس کا سب شر
فقط نام باقی ہے وہ بھی بدی پر
بہت روز حاصل کیا مال دنیا
بہت روز برپا کیا شوروفتنہ
ہزاروں کے اسلام ودولت کو کھویا
ہوا طشت ازبام اب مکرندوہ
کہاں تک چھپے رہتے شرومکائد
بنا چلتی کب تک کہ مبنیٰ تھا فاسد
جواس شوخ کا فرپہ مرتے تھے ہردم
فداجان ودولت کو کرتے تھے ہردم
محبت کا دم اس کی بھرتے تھے ہردم
فراق وجدائی سے ڈرتے تھے ہردم
انہیں ہوگئی اس سے ایسی عداوت
کہ اب نام سے اس کے ہوتی ہے نفرت
ہوئی ندوہ اب در بدر خوارایسی
خبرتک نہیں پوچھتا کوئی اس کی

نظر سے گری اور ہوئی سب میں خواری
نہ وہ ترچھی چتوں نہ وہ اونچی چوٹی

وہ جب تک رہی رفع حاجت کے قابل
طبیعت رہی اس پہ یاروں کی مائل

اڑا رنگ گلگونۂ مکرو اغوا
کھلا جعل سازی کا پورا کرشمہ

ہوا حالت اندرونی کا افشا
رہے چند ہی لوگ اب نام لیوا

چھپائے سے چھپتا نہیں زور باطل
پسند اس کو کرتا نہیں کوئی عاقل

بس اب کوئی دم کی یہ ندوہ ہے مہماں
ہیں آثار اب جاں کنی کے نمایاں

علاج اس کا کر کے ہوئے وہ پریشاں
کہ تھا جن کے عیش و گذر کا یہ ساماں

مگر کام آئی نہ تدبیر و حکمت
نہ سوجھی کوئی جان بچنے کی حرفت

جنہوں نے کیا اس کو معدوم و غارت
خدا ان کو دے اجر بے حد و غایت

اکھیڑا ہے بیخ فتن کو بہ ہمت
بچایا ہے صدہا کا ایمان ودولت

جو یہ کشت دیں کی نہ کرتے سقایت
نہ رہتی بلا ریب اس میں نضارت

الٰہی تصدق میں تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے
گنہ جتنے ہوں بخش دینا ضیاء کے
بچانا فتن سے تو روز جزا کے
اٹھانا مجھے ساتھ میں اولیا کے

شرور شیاطین سے محفوظ رکھنا
نبی کی محبت سے محفوظ رکھنا

☆☆☆

قطعات تاریخ تصنیف

عالم جلیل فاضل نبیل جناب مولانا مولوی حامد رضا خاں صاحب
خلف سعید امام اہل سنت مجدد دین وملت حضرت فاضل بریلوی زید کرمہما

پڑھی جس نے یہ نظم عالی ودلکش
تو بے ساختہ اس نے کی مدح و تحسین

کہ ہر شعر اس کا ہے عقد ثریا
ہیں کان فصاحت تمامی مضامین

جو ہر سطر میں اس کے زیب وضیا ہے
کہاں کہکشاں میں ہے وہ نور وآئین

حقیقت میں لکھی ہے یہ نظم ایسی
کہ چمکی فن شعر کی جس سے تمکین

کہا قلب نے سال تصنیف اس کا
لکھا جائے باخوبی وحسن وتزئین

توحامد کو فورًا دبیر فلک نے
ندا دی کہ نام خدا نظم پروین[1]

۱۳۲۴ھ

---

[1] نام خدا برکت دینے اور نظر بد سے بچانے کے لئے بولا جاتا ہے اور یہاں اسم ذات کی طرف اشارہ ہے جس کے عدد ۶۶ / نظم پروین سے ملک کر ۱۳۲۴ھ آشکارا ہیں۔ ۱۲ منہ عفا اللہ تعالیٰ عنہ

ایضاً

فاضل نوجوان جناب مولانا مولوی عبدالاحد پیلی بھیتی

خلف رشید جامع علوم عقلی ونقلی حضرت محدث سورتی صاحب زید مجدہما

عروسان مضامین نے لباس رقم جب پہنا
ہوا شہرہ جہاں میں ان کے حسن بے نہایت کا

پڑی ان پر نگاہِ سرسری بھی جس سخنور کی
کہا اللہ اکبر حصر کیا حق کی عنایت کا

ہوئے ہیں زیور تحقیق سے آراستہ ایسے
کہ قربان جن پہ ہے دل اہل تحقیق ودرایت کا

کسی میں جلوۂ حسن حدیث سیدعالم
کسی میں ہے درخشاں مثل اختر نور آیت کا

کسی سے صاف روشن لمعۂ ماہ عقائد ہے
کسی میں ہے جمال بیکراں فقہی روایت کا

غرض جس نے زیارت کی رسالے کی وہ بولا
تعالٰی اللہ گلدستہ ہے یہ شرعی حمایت کا

صواب وصدق وحق کی بوئے خوش ہر گل سے آتی ہے
نہیں ہے نام کو اک خار بھی جھوٹی حکایت کا

بھری بوئے ھدیٰ ورشد ہے اس کے ہر اک گل میں
معطر جس سے ہوتا ہے دماغ اہل ولایت کا

کہا احقر سے جب دل نے لکھو سن ایسا نورانی
مٹے جس سے نشان تاریکی کفر وغوایت کا

تو ہاتف نے کہا دل سے یہ از روئے ادب فوراً
یقیناً جوہر انور ہے یہ بحر ہدایت کا

۱۳۲۴ھ

☆☆☆

قطعات تاریخ طبع رسالہ

از: واقف رموز شعر و سخن، سر آمد شعرائے زمن جناب مولانا مولوی حسن رضا خاں صاحب حسنؔ بریلوی صین عین الفتن

وہ نظم لکھی ضیائے دین نے
ہوں جس کی چمک سے دل منور
ماتم ہے گروہ ماتمی میں
ٹوٹا ہے پہاڑ نجدیوں پر
غم میں ہیں خبیث قادیانی
آفت میں مقلدین نیچر
افتاد پڑی بڑے غضب کی
ندوہ کا نکل گیا کچومر
ہاں طبع حسن سناسن طبع
چمکا ہے ضیا سے حق انور

۱۳۲۵ھ

☆☆☆

ایضاً

جناب مولانا مولوی عبدالرحمن صاحب محبّیؔ متوطن پوکھریرا ضلع مظفرپور صانہ اللہ الغفور عن الفتن والشرور

سُنی جس نے یہ نظم بولا وہ فوراً
ضیا پر ہوئی ختم شیریں مقالی

فصاحت بلاغت ٹپکتی ہے اس سے
ہے حشو وزوائد سے بالکل یہ خالی

مضامین اس کے مسلسل ہیں ایسے
کہ ہر سطر گویا ہے نظم لالی

لکھا سَن محبّیؔ نے ازروئے دانش
چھپی قابل مدح یہ نظم عالی

۱۳۲۵ھ

☆☆☆

ایضًا

چکیدۂ خامۂ ناظم عالی جناب مولوی حاجی عبداللہ خان صاحب وجدؔ لکھنوی

دوست پوری اکرمہ اللہ المتعال

ضیا نے مسدس لکھا ایسا نوری
جسے دیکھ کر خیرہ ہو چشم اختر

فصاحت ہراک لفظ سے ہے ہویدا
ہے ہر شعر بحر بلاغت کا گوہر

عیاں کیا کرے **وجد** اس کے محاسن
ہوئے اس کے مداح نامی سخن ور

دیکھایا ہے وہ جوہر تیغ حق کو
اڑے اہل باطل کے سر جس سے یکسر

بتایا ہے حق وہدایت کا رَستا
مٹایا ہے داغ بطالت سربسر

کیا خوب ہو اہل طغیاں کو رسوا
حقیقت ہوئی اُن کی عالم میں اَشہر

جدا کر دیا صاف باطل کو حق سے
خدا اجر دے اس کو حد سے فزوں تر

ہوئی اس کی تاریخ کی جستجو جب
تو دل نے کہا وجد سے ہے یہ بہتر

لکھو عیسوی سن یہ چھپنے کا اس کے
رشادت کے گردوں کا ہے شمس انور

۱۹۰۸ء

☆☆☆

ایضًا

شاعر شیریں بیاں ناظم فصیح اللسان جناب شاہ محمد حسین صاحب رمزؔ رئیس جرھوا متعلق حاجی پوری وقاہ اللہ عن الآفات والشرور

توضیح ملل کو ہم نے دیکھا
جو بات لکھی ہے اس میں حق ہے
بد دین کے لئے ہے تیز خنجر
ہر دشمن دیں کا سینہ شق ہے
کیا لکھوں ہے کیسی اُس کی حالت
اندوہ ہے ،درد ہے ، قلق ہے
صورت سے عیاں ہے بدحواسی
چہرے کو جو دیکھے توفیق ہے
کی بیخ کنی عدودیں کی
لطف حق کا ضیاء احق ہے
بد دین کے لئے کہ برق جاں سوز
مومن کے لئے ضیائے حق ہے
مضموں میں وہ شوخیاں غضب کی
گویا پھولی ہوئی شفق ہے

ہر شعر پہ کہکشاں ہے صدقے
جو صفحہ ہے نور کا طبق ہے
لکھ مصرع سال طبع یہ رمزؔ
وہ نور فشاں ورق ورق ہے

حضرت مولانا حکیم سید عبد العزیز صاحب عاجزؔ ساکن موضع بھوساہی، مظفر پور
لازال بالفرح والسرور

جب چھپی یہ نظم نادر دل کشا
جو حقیقت میں ہے اک بے مثل شئی
جس نے دیکھا اس کو عاجز سے کہا
یہ مسدس تو عدیم المثل ہے

۱۳۵۲ھ

تمّت

علامہ ضیاء کی کتاب توضیح ملل ایک مطالعہ

بقلم

استاذ العلماء حضرت علامہ محمد شہباز احمد مصباحی پوکھریروی

سابق استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور

وجامعہ عبداللہ بن مسعود کولکاتا

زیر نظر کتاب توضیح ملل حضرت علامہ ضیاء الدین صاحب پیلی بھیتی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک منظوم تاریخی واقعہ نگاری ہے اس میں انھوں نے ماہ صفر ۱۳۲۴ ھجری میں پوکھریرا شریف میں ہونے والی پانچ روزہ سنی کانفرنس کا پس منظر و پیش منظر کے ساتھ خطۂ ترہت کے احوال بہت ہی نرالے اور سہل انداز میں پیش کیا ہے۔ چونکہ یہ کانفرنس بدمذہبوں کے رد میں ہوئی تھی اس لیے ابتدا میں انھوں نے ان فرقہاے باطلہ کی توضیح و تصریح فرمائی ہے جو اس زمانے میں سر اٹھا رہے تھے، اسی مناسبت سے اس کا نام۔ ”توضیح الملل،، رکھا چنانچہ اس میں نیچریت، وہابیت، قادیانیت، دیوبندیت، رافضیت، تفضیلیت، ندویت، ناصبیت وغیرہ فرقہاے باطلہ کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔

ذیل میں انھیں کے الفاظ میں کچھ جھلکیاں نذر قارئین ہیں

”نیچریت،،

جس کا سرغنہ سید احمد خان بن محمد تقی خان (۱۸۱۷ء ولادت ۱۸۹۸ء وفات) تھا

اس نے علی گڑھ میں ایک مدرسۃ العلوم کی بنیاد رکھی جو بعد میں عظیم یونیورسٹی میں تبدیل ہو گیا لیکن اس کی جانب ایسے نظریات ظہور پذیر ہوئے جو قرآن وحدیث سے موافقت نہیں رکھتے یہ فتنہ انیسویں صدی میں ظاہر ہوا اس کا تعارف کراتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

یہ نیچر نہ دوزخ نہ جنت کو مانے
نہ اعجاز و معراج حضرت کو مانے
زمین و زماں کی قدامت کو مانے
محالات سے حق کی رویت کو مانے
وجود ملائک کو سمجھا کہانی
نہیں شیطنت میں کوئی اس کا ثانی

قادیانیت:

اس کا سرغنہ مرزا غلام احمد قادیانی تھا پنجاب کے علاقہ قادیان کا رہنے والا تھا اس کی پیدائش ۱۸۳۹ء میں اور وفات ۱۹۰۸ء میں لاہور میں ہوئی اس فتنے کا ظہور ۱۸۸۰ء میں ہوا۔ اس کی ضلالت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

بہت قادیانی نے ڈھائی ہے آفت
بنا پہلے مہدی پہ کان غوایت
جب اس میں نہ دیکھی ترقی کی صورت
بنا مثل عیسیٰ وہ بے خوف و دہشت

کرشمے بہت گرچہ اس نے دکھائے
مگر اس پہ کم لوگ ایمان لائے
یہ دعویٰ ہے اس کا کہ الہام مجھ پر
شب و روز ہوتا ہے ہوں میں پیمبر
بہت پیش گوئی کا خوگر ہے وہ خر
چلاتا ہے اٹکل کے گھوڑے وہ اکثر

الخ...

روافض* (شیعہ)

یہ بہت پرانا فرقہ ہے اس کے نظریات کی وضاحت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

روافض ہیں تحریف قرآں کے قائل
ہیں صدیق و فاروق و عثماں سے بددل
ہے ان پر تبرا تو اس دیں میں داخل
بڑھا اس میں جو جتنا اتنا ہے کامل
جو رکھتے ہوں اس طور کا دین و ملت
وہ بے شک ہیں مرتد بحکم شریعت

وہابیت (سلفیت)

یہ فتنہ سنہ 1150ھ میں پیدا ہوا اس کا سرغنہ ابن عبدالوہاب نجدی تھا اس کی

پیدائش ۱۷۰۳ء میں نجد میں اور ۱۷۹۲ء میں وفات ہوئی اسی فتنے کی وجہ سے حجاز مقدس میں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قبروں کو مسمار کردیا گیا اس کے تصادم سے کتنی جانیں تلف ہوگئیں ان کی اہم کتاب التوحید ہے جس کی وجہ سے پورا عالم اسلام تہ و بالا ہوگیا ہندوستان میں اس کی پیروی میں بدنام زمانہ کتاب تقویت الایمان لکھی گئی جو اس ملک میں مسلمانوں کی آپسی تقسیم کا سبب بنی اس کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

کسی نے تو تقلید پر سر اٹھایا
چھٹا تھان سے اور ہر اک کھیت کھایا
نہ دیکھا کہ ہے کون اپنا پرایا
بھرا پیٹ بس اپنا مقصود پایا
کھلے بند پھرتے ہیں پروا ہے کس کی کریں گے جو تقلید بیڑی پڑے گی

دیوبندیت:

یہ فتنہ بھی انیسویں صدی میں ظاہر ہوا ان کے بڑے پیشواؤں میں قاسم نانوتوی، اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی ہیں

ان کے غلط عقائد کی طرف نشاندہی فرماتے ہیں۔

کوئی منکر علم غیب نبی ہے
جو کافر نہ کہتے وہ اس نے کہی ہے
کہ علم پیمبر پہ نص کونسی ہے
خبر علم شیطاں کی قرآں نے دی ہے

جہاں سے براہین ہوئ ہے نہیں گم
پڑھواس کاتم صفحہ چہل و ہفتم

یہ بعض اہم فرقوں کا تعارف ان کی زبان میں تھا، اس کے علاوہ اور بھی گمراہوں، بدمذہبوں کی وضاحت فرمائی ہے ان سب کا ذکر بخوف طوالت ترک کرتا ہوں

اس کے بعد ترہت میں ان گروہوں کی طرف سے جو ہنگامہ برپا کیا گیا اس کا تذکرہ ہے، فرماتے ہیں۔

غضب نجدیوں نے یہ ترہت پہ ڈھایا
بہت اہل سنت کو مارا ستایا
کسی کے پسر کو پدر سے چھڑایا
کسی کا مکاں نصف شب میں جلایا
کسی کے یہی سر میں سودا سمایا
کیا سنیوں کی مساجد پہ قبضہ

ایسے بھیانک دور میں شیر ملت بن کر دین حق کی حمایت ونصرت کے لیے جو سینہ سپر ہوا وہ تاجدار ترہت حضرت مولانا شاہ محمد عبدالرحمن محبیٰ قدس سرہ پوکھریروی ہیں جنہوں نے اس زمانے میں ان بدمذہبوں کے رد بلیغ کے لیے پوکھریرا کی سرزمین پر پانچ روزہ عظیم الشان سنی کانفرنس کروائی اور اس عہد کے نامور علماء، فضلاء اور مشائخ عظام کو مدعو کیا اسی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں

یہ کس نے کی اس دور میں دیں کی نصرت

یہ کس نے بچھایا ہے فرش ہدایت
بچایا ہزاروں کا ایمان و ملت
چھڑایا ہزاروں سے شرک و بدعت
کرائیں انھیں سیر گلزار سنت
میں لکھتا ہوں اب اس کا اسم گرامی
ہوا جو کہ ترہت میں سنت کا حامی
سنو عبدرحمٰں ہے نام معظم
محبی لقب ہے معزز مکرم

پھر اس کانفرنس کی تیاری، اہلِ سنت پر اس کی خوشی، اطراف و اکناف کے مہمانوں کا انتظام و انصرام اور دیگر احوال و کیفیات کا نقشہ کھینچا ہے ساتھ ہی اس میں شریک ہونے والے علماء و فضلاء کا ان کی خاص خوبیوں کے ساتھ تذکرہ کیا ہے مثال کے طور پر فرماتے ہیں

محدث، مفسر، فقیہوں میں نامی
وصی احمد ان کا ہے اسم گرامی
ہے تحدیث کی ان پہ بے شک تمامی
شب و روز رہتے ہیں سنت کے حامی
لرزتے ہیں گمراہ صورت سے ان کی
خصوصاً وہابی ونجدی و ندوی

اس جلسے کی نورانیت وروحانیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

نزول ملائک تھا اس جا برابر
تھا انوار رحمت سے جلسہ منور
بٹا خوب انعام و لطف پیمبر
بھرے دامن دل میں رحمت کے گوہر
مقدر میں جن کے لکھی تھی شقاوت
نہ پائی انھوں نے یہ دینی سعادت

اس جلسے میں موجود علماء ومشائخ نے ایک مدرسہ قائم کرنے کا بھی مشورہ دیا تاکہ اس کے ذریعے دین حق کی اشاعت ہوتی رہے اس کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

کرو مل کے اک مدرسہ دیں کا جاری
کہ بنیان مذہب کی ہو استواری
ہو پڑھ لکھ کے اولاد عالم تمہاری
رہے فیض جاری بہ توفیق باری
یہ فیضان دینی ہمیشہ رہے گا
ہدایت کا جاری یہ دریا رہے گا

خدا کے فضل سے پوکھریرا شریف میں مدرسہ قائم تھا اس جلسہ کے بعد مزید اس کی ترقی اور فیض بخشی اس قدر بڑھی کہ اس کی برکت سے بہار و بنگال اور پڑوسی ملک نیپال میں خوب خوب علمی شعائیں روشن ہوئیں اور گھر گھر میں عالم پیدا ہوئے حتیٰ کہ

پورا علاقہ اس کی خوشبو سے معطر ہو گیا، اللہ تعالیٰ اس کا فیضان جاری وساری رکھے۔

آخر میں جلسہ کرانے والوں، اس کی نصرت وحمایت کرنے والوں کو مبارکباد اور دعاؤں سے نوازا ہے؛

پئے اہل حق جشن ملت مبارک
پئے دین حق نصر سنت مبارک
صراط ہدایت پہ قائم رہیں سب
دعاے ضیاء ہو مقبول یارب

جن علماء وفضلاء نے اس کانفرنس میں شرکت کی ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی

حضرت برہان ملت علامہ عبدالسلام جبل پوری

حضرت علامہ سید دیدار علی شاہ الوری

سلطان الواعظین سید ہدایت رسول رامپوری

حضرت مولانا عبدالعزیز مظفر پوری

حضرت مولانا عبدالاحد پیلی بھیتی

حضرت مولانا سید عین الحق سیوانی

حضرت مولانا واعظ بقا حسین فیروز آبادی

حضرت مولانا عبدالصمد آواپوری

حضرت مولانا ضیاء الدین پیلی بھیتی

پوکھریرا شریف کی سنی کانفرنس کے ذکر کے بعد اسی کتاب میں

بنارس میں ہونے والی سنی کانفرنس کے احوال کا بھی تذکرہ موجود ہے اسے بھی

حضرت ضیاء پیلی بھیتی نے منظوم بیان کیا ہے

اخیر میں وہ قطعات ہیں جو موصوف کی اس تصنیف کی تاریخ پر بہت سے اکابر فاضل شعراء نے قطعات لکھے ہیں ان شعراء کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

حجۃ الاسلام حضرت مولانا شاہ حامد رضا خان بریلوی

حضرت علامہ شاہ عبد الاحد پیلی بھیتی

استاذ زمن حضرت مولانا حسن رضا بریلوی

تاجدار ترہت حضرت مولانا شاہ عبد الرحمن محبیؔ پوکھریروی

حضرت مولانا الحاج عبد اللہ خان وجد لکھنوی

شاعر شیریں بیان شاہ محمد حسین صاحب رمز حاجی پوری

حضرت مولانا حکیم عبد العزیز عاجز مظفر پوری

اس کتاب سے متعلق مذکورہ شخصیات کے قطعہ تاریخ لکھنے سے اس کتاب کی اہمیت اوراس کی طرف بزرگوں کی توجہ ومیلان کا اندازہ ہوتا ہے۔

اس کتاب کے مطالعہ سے مجھ جیسے کم علم شہباز پوکھریروی کو اہل پوکھریرا کی دینی دلچسپی، مسلکی تصلب وپختگی، مہمان نوازی، علم دوستی خاص طور پر حضرت مولانا شاہ محبیؔ قدس سرہٗ کے دینی، علمی اور مسلکی کارنامے کا بخوبی اندازہ ہوا، میں شکر گزار ہوں

حضرت مولانا ریحان رضا انجم مصباحی بانی مجبی اکیڈمی بسفی مدھوبنی بہار کا کہ انہوں نے اس تاریخی کتاب کے مطالعے کی دعوت دی اور اس کی طرف رغبت دلائی۔

اللہ تعالیٰ ان پاکیزہ ہستیوں کے صدقے موجودہ زمانے میں بھی ہم باشندگان پوکھریرا کے اندر مسلکی تصلب، ایمانی پختگی اور علمی رجحان قائم ودائم رکھے آمین۔

محمد شہباز احمد مصباحی پوکھریروی

استاذ +2 گورنمنٹ ہائی سکول دھنکول بزرگ باجپٹی سیتامڑھی بہار

محبِّ اعلیٰ حضرت سرکار محبّی رحمۃ اللہ علیہ
تاریخ کے آئینے میں

از: ریحان رضا انجم مصباحی

تعارف	ماہ تاریخ	سن
ولادتِ باسعادت	۱۴/رجب بروز جمعہ مبارکہ	۱۲۷۲ھ ۲۱/مارچ ۱۸۵۶ء
رسم بسم اللہ خوانی والد ماجد نے کرائی	اوائل صفر	۱۲۷۶ھ
تکمیل حفظ قرآن مقدس		۱۲۷۹ھ
تکمیل تعلیم		۱۲۸۸ھ
مرشد گرامی شہزادۂ غوث اعظم سید نور الحلیم شاہ کاشغری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات و بیعت	اوائل ربیع الغوث	۱۲۹۲ھ
سرکار داتا نور الحلیم شاہ کاشغری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا خلیفہ وجانشین منتخب فرمایا	پہلی مرتبہ بارہ روز صحبت مبارک کے بعد	۱۲۹۲ھ
وصال والد ماجد استاذ الاساتذہ علامہ منیر الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ	۲۲/رجب المرجب	۱۲۹۷ھ
وصال والدہ ماجدہ	۹/ذی قعدہ	۱۳۰۱ھ
عقد مسنون	۲۲/شوال المکرّم	۱۳۰۳ھ
خلف اکبر وجانشین علامہ ولی الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت	۱۳/محرم الحرام	۱۳۰۵ھ

وصال مرشد برحق سرکار داتا نورالحلیم کاشغری رحمۃ اللہ علیہ	۳؍ربیع النور	۱۳۰۶ھ
انجمن نوراسلام کا قیام	۲۳؍محرم الحرام	۱۳۰۸ھ
مدرسہ نورالہدیٰ کا قیام	۵؍شوال المکرم	۱۳۱۰ھ
سرزمین پوکھریرا پر چارروزہ تاریخ ساز کانفرنس۔(۳۹)	۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵صفر المظفر	۱۳۱۸ھ

(۱)اس کانفرنس کی خصوصیت یہ تھی کہ جلسہ گاہ چہار جگہ علم کی گئی علما کا اسٹیج بنا تھا،اور جس عنوان پر اول اسٹیج پر تقریر کرنی ہے وہی تقریر موصوف کو بقیہ اسٹیج پر کرنی تھی غالباًیہ صورت لاؤڈاسپیکر نہ ہونے کے سبب متعین کی گئی ہو۔

امام اہل سنّت اعلیٰ حضرت کو اسی کانفرنس میں تشریف لا نا تھا نہ لا سکے۔ لیکن ایک جبہ اور خط ارسال کیا۔ حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں اپنے والد ماجد کے قائم مقام بن کر پہلی بار پوکھریرا تشریف لائے۔ ان کے علاوہ دیگر قابل ذکر علمائے کرام مندرجہ ذیل ہیں: خاتم المحدثین حضرت علامہ محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ عبد السلام جبل پوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ الحاج الشاہ حمد اللہ کمال الدین پشاوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ ابو محمد محمد دیدار علی الوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ مولانا ہدایت اللہ رامپوری رحمۃ اللہ علیہ نوٹ: پوکھریرا میں منعقد ہونے والی اس کانفرنس میں پوکھریرا کے کنوئیں تالاب کا پانی ناکافی ہوگیا جس کے سبب جم غفیر کی تشنگی بجھانے کے لیے علمائے اہل سنّت کی موجودگی میں شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور حجۃ الاسلام بریلوی نے اپنے دست مبارک سے پہلا پھاوہڑا زمین پر مارا پھر ایک صاف وشفاف ایسا چشمہ جاری ہوا کہ جملہ شرکار کانفرنس کے لیے کافی ہوگیا یہ جگہ مدرسہ نور الہدی سے مغرب کی جانب دریا کی آغوش میں ہے اس جگہ کا پانی آج تک کبھی خشک نہیں ہوا۔		۱۳۱۸ھ

غیر مقلد سے تقلید کے موضوع پر مولوی محمود بالاساتھوی سے تاریخی مناظرا ہوا۔ اور مولوی محمود نے مجمع عام میں وجوب تقلید کو تسلیم کیا۔	۱۱، ۱۲ رجب	۱۳۲۰ھ
علم غیب مصطفیٰ ﷺ پر مولوی عبدالوہاب دیوبندی دربھنگوی سے مناظرہ	جمادی الاول	۱۳۲۱ھ
پنج روزہ کانفرنس بمقام پوکھریرا	اواخر صفر	۱۳۲۴ھ
اس کانفرنس کا آنکھوں دیکھا حال اور سرکار محبیٰ کی خدمات پر ابوالمساکین علامہ ضیاء الدین پیلی بھیتی نے منظوم کتاب تحریر فرمائی بنام "توضیح ملل"		۱۳۲۵ھ
وہابیوں کو مسجد سے نکالنے سے تعلق حضرت محدث سورتی سے استفتا فرمایا جواب آنے کے بعد اس رسالہ پر آپ نے مفید حواشی تحریر فرما کر شائع فرمایا۔	۲۸/ذی قعدہ	۱۳۲۱ھ
"دیور بھاوج" غیر محرمات سے پردہ پوشی سے متعلق جو آیات کریمہ واحادیث مبارکہ وارد ہوئی ہیں ان سب کی تشریح وتفصیل منظوم تحریر فرمائی۔		۱۳۰۹ھ
"تمسک اقویٰ باحادیث نبی الانبیاء" دربھنگہ ضلع موجودہ مدھوبنی کے بسفی علاقہ کی عوام اہل سنّت نے وہابیوں کی ایمان سوز تحریک سے عاجز آکر جب آپ سے فریاد کی تو آپ نے یہ کتاب دوحصوں میں تحریر فرما کر ارسال فرمایا		۱۳۲۲ھ

"تعلیم التفسیر مجبیٰ" آپ اپنی درس گاہ میں قرآن حکیم کی تفسیر کا جو اپنے خلف اکبر حضرت مولانا ولی الرحمٰن کی جماعت کو درس دیتے تھے، اُسے تحریری شکل میں تیار کر کے ماہنامہ تحفۂ حنفیہ میں قسط وار شائع فرمایا۔ پہلی قسط		۱۳۱۹ھ
ترجمہ نسائی شریف بنام "نور الهدیٰ في ترجمة المجتبیٰ" پوکھریرا سے شائع ہونے والا پندرہ روزہ رسالہ میں قسط وار شائع فرمایا۔		
"الجواب المستحسن في رد هفوات المرتضیٰ حسن" امام اہل سنّت سرکار اعلیٰ حضرت پر مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگوی کے افترا سے پُرتحریر کا مسکت جواب شائع فرمایا	ماہ مئی	۱۹۱۱ء ۱۳۲۸ھ
"ثبات بحیات حبیب المعروف بہ تحفۂ مجبی لعطا مولیٰ" علاقہ ترہت میں مولوی اشرفعلی کی آمد ہونے والی تھی جس پر ان کے متبعین نے سنیت کے خلاف خباثت سے پر ایک پوسٹر شائع کیا جس کا جواب لکھتے ہوئے اخیر میں مولوی اشرفعلی کو چیلنج مناظرہ کرتے ہوئے ایک تاریخی خط بھی تحریر فرمایا۔ (یہ کتاب بریلی شریف سے شائع ہوئی)	رمضان المبارک	۱۳۴۶ھ
"چہک بلبل ناداں" معروف بہ حدیث وہابیاں محمد بن عبدالوہاب نجدی اور شاہ مسعود کی شاطرانہ سازشوں پر علمائے حق اور شاہ ترکی کی جرأت ایمانی وحقانی پر نادر ونایاب تحریر جو ماہنامہ تحفۂ حنفیہ پٹنہ میں قسط وار شائع ہوئی	ربیع النور	۱۳۲۰ھ

"احکام حق" ۳۵۰، صفحات پر مشتمل بصیرت افروز کتاب		۱۳۱۷ھ
"غرۃ مجلبین المعروف بہ نور اسلام" حصہ اول، دوم ارکان اسلام پر عالمانہ و عارفانہ سیر حاصل تحریر		۱۳۴۶ھ
"نور الطلاب فی علم الانساب" سیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واہل بیت اطہار پر دو حصوں میں۔		۱۳۳۳ھ
"دستور السواک" مسواک کی فضیلت و مسنون طریقہ پر مشتمل۔		۱۳۱۷ھ
"شش تکبیر عید واجب" یہ بھی وہابیوں کی رد میں تحریر فرما کر شائع فرمایا۔	ماہ اگست	۱۳۲۹ھ
مکمل قرآن مقدس کا فارسی ترجمہ (قلمی نسخہ موجود ہے)		

"آل انڈیا سنی کانفرنس" صدرالافاضل کی تحریک پر ملک گیر پیمانے پر منعقد ہونے والی صوبۂ بہار کی پہلی کانفرنس پوکھریرا میں منعقد ہوئی۔ **جس میں مندرجہ ذیل علما خاص طور پر شریک تھے:** (۱) شہزادۂ حضور حجۃ الاسلام علامہ الحاج حامد رضا خان قادری بریلی شریف۔ (۲) محدث اعظم ہند حضرت علامہ سید محمد اشرفی کچھوچھہ مقدسہ (۳) مفسر قرآن حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین رضوی مرادآباد۔ (۴) بادۂ الست حضرت الحاج نعمت علی عرف خاکی بابا ۔ **مجلس منتظمہ کی کمان مندرجہ ذیل علما کے ہاتھوں میں تھی:** (۵) حضرت علامہ مولانا ولی الرحمان قادری علیمی (۶) حضرت علامہ مولانا شفاء الرحمٰن (۷) حضرت علامہ مولانا حکیم عطاء الرحمٰن (۸) حضرت علامہ شرف الدین قادری	خلف اکبر سرکار محبیٰ بھتیجہ و داماد سرکار محبیٰ خلیفہ و داماد سرکار محبیٰ داماد سرکار محبیٰ	۱۳۲۴ھ
سرکار محبیٰ کی تحریروں سے معلوم ہوا کہ آپ کے شاگردوں کی مجموعی تعداد تقریباً ۳۰۰۰ تھی۔		۱۳۴۶ھ

"نور الہدیٰ" پندرہ روزہ رسالہ آپ کی تحریروں سے آراستہ جاری ہوتا تھا۔		۱۳۴۲ھ
وصال پُرملال سرکار محبیٰ علیہ الرحمۃ والرضوان	۱۸؍جمادی الاولیٰ	۱۹؍ستمبر
نماز جنازہ خلف اکبر علامہ ولی الرحمٰن علیمی نے پڑھائی	۱۳۵۱ھ بروز پیر	۱۹۳۲ء
سرکار محبی کے وصال کی خبر جب حضور حجۃ الاسلام کو بریلی شریف میں ملی تو آپ نے فوراً قرآن خوانی کا حکم فرمایا پھر بعد قرآن خوانی ایک تعزیتی محفل منعقد فرمائی جس کا اختتام آپ کی دعاؤں پر ہوا۔		۱۳۵۱ھ

شرکاے عرس چہلم:

(۱) شہزادۂ حضرت حجۃ الاسلام علامہ الحاج الشاہ محمد حامد رضا خان قادری برکاتی بریلی شریف

(۲) محدث اعظم ہند حضرت علامہ مولانا سید محمد اشرفی، کچھوچھہ مقدسہ۔

(۳) فقیہ اعظم ہند حضور صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی (مصنف بہار شریعت)

(۴) ملک العلما حضرت علامہ مولانا مفتی ظفر الدین قادری رضوی (مصنف صحیح البہاری)

(۵) محقق عصر حضرت علامہ ضیاء الدین پیلی بھیتی۔ مدیر تحفہ حنفیہ، پٹنہ بہار۔

(۶) حضرت علامہ سید سلیمان اشرف بہاری، سابق صدر شعبہ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

(۷) محدث بہار حضرت علامہ مولانا محدث احسان علی صاحب رضوی

(۸) شیر بشۂ اہل سنت علامہ حشمت علی خاں پیلی بھیتی

تصنیفات محشّٰی کے ناشرین و مہتممین:

(۱) فقیہ اعظم ہند صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی رضوی۔ (مصنف بہار شریعت)

(۲) قاضی عبد الوحید فردوسی، مالک مطبع پٹنہ

(۳) نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفسر اعظم ہند حضرت علامہ مولانا ابراہیم رضا خان جیلانہ میاں (بریلی شریف)

(۴) ابو السالکین حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین پیلی بھیت شریف۔ (مدیر ماہنامہ تحفہ حنفیہ پٹنہ)

(۵) ملک العلما حضرت علامہ مولانا ظفر الدین بہاری رضوی علیہ الرحمہ والرضوان (مصنف صحیح البہاری)

(۶) خادم عارفاں جناب عابد علی خاں صاحب (لکھنؤ)

(۷) سید فضل کریم، پٹنہ

تصنیفاتِ محیّیٰ پر تقریظات وتصدیقات لکھنے والے حضرات:

(۱) مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی علیہ الرحمۃ والرضوان۔

(۲) خاتم المحدثین حضرت علامہ مولانا وصی احمد صاحب سورتی

(۳) محدث کبیر علامہ شاہ رحیم بخش رضوی ۔سابق شیخ الحدیث فیض الغربا، آرہ بہار۔

(۴) مدفن بے مثیل حضرت علامہ مولانا ابونعمان محی الدین اعجاز حسین مجددی

(۵) حضرت علامہ مولانا شاہ سید مقصود عالم نقش بندی

(۶) حضرت علامہ مولانا ابومحمد دیدار علی سنی حنفی ریاست الور۔

(۷) رئیس عظیم آباد حضرت علامہ مولانا قاضی محمد عبدالوحید صاحب صدیقی مالک و مہتمم ماہنامہ "تحفہ حنفیہ" پٹنہ و مطبع اہل سنّت پٹنہ۔

(۸) حضرت علامہ مولانا شاہ فدا احمد مجددی

(۹) حضرت علامہ مولانا محمد ارشد علی

(۱۰) حضرت علامہ مولانا عنایت اللہ خان صاحب ولد جناب حبیب اللہ خان صاحب

(۱۱) حضرت علامہ مولانا امانت اللہ

(۱۲) حضرت علامہ مولانا ہدایت اللہ صاحب رامپور

(۱۳) عاشق اولیا جناب شاہ محمد حسین صاحب رمز حاجی پوری

☆☆☆

فہرست تصنیفات سرکار محبّی

ترتیب: اسیر محبّی ریحان رضا انجم مصباحی

نمبر شمار	اسمائے کتب
۱	نورالایمان في ترجمة القرآن (بزبان فارسی قلمی نسخہ)
2	تعلیم التفسیر محبّی المعروف تفسیر محبّی اُردو
3	نورالاحادیث
4	غرّہ محجلین المعروف نوراسلام حصہ اول
۵	غرّہ محجلین المعروف نوراسلام حصہ دوم
۶	نورالطلاب فی علم الانساب المعروف فضائل نام ونسب اول
۷	نورالطلاب فی علم الانساب المعروف فضائل نام ونسب دوم
۸	تمسک اقوی باحادیث نبی الانبیاء
۱۰	تعلیماتِ مرغوب محبّی فارسی/ اردو
۱۱	الحبل القوی لہدایۃ الغوی المعروف اثباتِ تقلید شرعی
۱۲	نورالہدیٰ فی ترجمۃ المجتبیٰ المعروف بی عظمت امام اعظم
۱۳	چہک بلبل ناداں المعروف حدیث وہابیاں
۱۴	دیور بھاوج المعروف غیرمحرم کا شرعی حکم
۱۵	بارہ ماسہ محبّی اُردو
۱۶	بارہ ماسہ ہندی

۱۷	دستور السواک المعروف مسواک کے آداب وفضائل
۱۸	ثبات بحیات حبیب المعروف تحفہ محبّٰی لعطا مولیٰ
۱۹	الجواب المستحسن فی رد ہفوات المرتضیٰ حسن
۲۰	شش تکبیر عید واجب معتبر رسالہ
۲۱	خطبہ عید الفطر معتبر و مستند
۲۲	خطبہ عید الاضحیٰ معتبر و مستند
۲۳	نور الجمعہ مسائل جواز جمعہ
۲۴	نور الغیب حصہ اول
26	نور کلید حصّہ دوم نور الغیب
27	نور الجواب
28	نور السلام وظائف میں مستند رسالہ
29	نور بخشش (مجموعہ کلام)
30	لا بری عذاب القبر
31	معلوماتِ محبّٰی بی سینہ کی ادویات قلمی
32	قند طفلاں حصہ اول
33	قند طفلاں حصہ دوم
34	شمع شبستان معقول جواب
35	دیوبندی کا ابطال تلمیذ
36	احکام حق
37	انفع الشواہد لمن یخرج الوہابیین عن المساجد
38	الجرح

39	موعظ حسنہ
40	ترجمہ نسائی شریف
41	فروغ ہالہ المعروف نجم المیلاد (مصنفہ شہزادی مجبی نجم النساء)

☆☆☆